19واں اجلاس

خفیہ

ایوان میں پیش کئے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

صوبائی اسمبلی پنجاب

بروز بدھ 3فروری 2016

فہرست نشان زدہ سوالات اور جوابات

بابت

محکمہ جات

1۔زراعت

2۔یوتھ افیئرز، سپورٹس،آثار قدیمہ اور سیاحت

ضلع اوکاڑہ: بصیرپور اسٹیڈیم کی تعمیر کی تفصیلات

*3249: چودھری افتخار احمد چھچھر: کیا وزیر یوتھ افیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پچھلے 5 سال کے دوران بصیرپور سٹی تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں اسٹیشن کے ساتھ اسٹیڈیم کا سنگ بنیاد رکھا گیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ اسٹیڈیم کا آج تک کوئی کام نہ ہوا ہے؟

(ج) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ اسٹیڈیم کو تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

(تاریخ وصولی 06 دسمبر 2013 تاریخ ترسیل 19 فروری 2014)

جواب

وزیر یوتھ افیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت

(الف) یہ درست ہے کہ پچھلے 5 سال میں ریلوے کی اراضی میں ریلوے اسٹیشن بصیرپور تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ کے جانب شمال رقبہ تعدادی 2 ایکڑ میں اسٹیڈیم کے لئے رقبہ تجویز ہوا تھا اور جانب جنوب بھی 2 ایکڑ رقبہ تجویز ہوا تھا۔ شمالی سائیڈ کے رقبہ میں اسٹیڈیم کی تعمیر کے لئے سنگ بنیاد رکھا گیا تھا۔

(ب) جی ہاں! زمین کے تنازعہ کی وجہ سے مذکورہ جگہ پر کسی قسم کا کام نہ ہوا ہے۔

(ج) اس سلسلہ میں جناب چودھری افتخار احمد چھچھر ایم پی اے نے مذکورہ جگہ پر پبلک پارک اور Play ground تجویز کیے تھے۔ محکمہ ریلوے کی طرف سے (NOC) کی فراہمی کے بعد ہی اس سلسلے میں مزید پیش رفت ہو سکتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 11 دسمبر 2014)

پنجاب میں ریسرچ کے اداروں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3318: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب میں مختلف قسم کی ریسرچ کے کتنے ادارے ہیں اور ان اداروں کے ذمہ علیٰحدہ علیٰحدہ کس نوعیت کی ریسرچ لگائی گئی ہے نیز یہ ادارے کب قائم کئے گئے؟

(ب)ہر ادارہ نے اب تک ریسرچ کے حوالہ سے کیا کارکردگی دکھائی ہے،اس کی تفصیل ادارہ وائز بیان فرمائیں؟

(ج)ان اداروں میں اگر کسی سائنسدان نے گراں قدر کام کیا ہے تو کیا اسے کوئی انعام بھی حوصلہ افزائی کے لئے دیا گیا اور اس ادارے کو جس میں کوئی قابل قدر کام ہو جاتا ہے تو اس کی حوصلہ افزائی کیسے کی جاتی ہے؟

(د)کیا زرعی ماہرین کو سرکاری طور پر دوسرے ممالک میں ریسرچ کے کام کی معلومات اور رہنمائی کے لئے بھیجا جاتا ہے اگر جواب ہاں میں ہے تو مالی سال 13-2012 میں کس کس زرعی ماہر کو کس کس ملک میں اور کونسی ریسرچ کا جائزہ واستفادہ کے لیے بھیجا گیا؟

(تاریخ وصولی 13 دسمبر 2013 تاریخ ترسیل 3 مارچ 2014)

جواب

وزیر زراعت

(الف)پنجاب میں مختلف قسم کی ریسرچ کے 27 ادارے ہیں جو محکمہ زراعت ریسرچ ونگ کے تحت کام کررہے ہیں۔ان اداروں کے نام، جائے مقام، قیام کا سال اور کام کی نوعیت کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب)ان اداروں کی ریسرچ کے حوالہ سے کارکردگی کی ادارہ وائز تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج)وفاقی ادارہ "پاکستان کونسل فار سائنس اینڈ ٹیکنالوجی" نے اعلیٰ کارکردگی دکھانے والے شعبہ زرعی تحقیقات کے سائنسدانوں کو ریسرچ پروڈکٹوٹی ایوارڈ Research Productivity Award دینے کا سلسلہ پچھلے چند سالوں سے شروع کیا ہے جس کے یقینا مثبت نتائج برآمد ہوں گے۔

(د)جی ہاں۔سرکاری طور پر زرعی ماہرین کو گاہے بگاہے دوسرے ممالک بھیجا جاتا ہے۔ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ فیصل آباد اور اس کے ذیلی اداروں نے 8 زرعی سائنسدانوں کو 13-2012 میں دوسرے ممالک میں ریسرچ کے لئے بھیجا۔ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام سائنسدان	نام ملک	متعلقہ ریسرچ
1	ڈاکٹر محمد ابرار	سنگاپور	گندم
2	انجم جاوید	ایضا	ایضا
3	ندیم احمد	امریکہ	گندم پر جدید تحقیق اور بیماریاں
4	محمد ذوالکفل	ایضا	ایضا
5	سبینہ احمد	ایضا	ایضا
6	مصباح صفدر	میکسیکو	گندم کی بیماریاں
7	انعام الحق	آسٹریلیا	آم کی نرسری
8	مس شمیم اختر	نیدرلینڈ	آلو کی پیداوار بڑھانے کے جدید طریقے

(تاریخ وصولی جواب یکم فروری 2016)

ضلع گجرات میں سال 14-2012 کے دوران کھیلوں کی سرگرمیوں سے متعلقہ تفصیلات

*5601: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر یوتھ افیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات محکمہ سپورٹس نے 13-2012 اور 14-2013 کے دوران کھیلوں کے فروغ کے لئے کتنے ٹورنامنٹس کروائے؟

(ب) کیا مذکورہ ضلع میں خواتین کی کوئی سپورٹس ٹیمیں ہیں اگر ہاں تو کتنی اور کون کون سی نیز ان ٹیموں نے مذکورہ سالوں میں کتنے ٹورنامنٹس میں حصہ لیا؟

(ج) کیا خواتین میں کھیلوں کے فروغ کے لئے مذکورہ عرصہ میں کوئی عملی اقدامات اٹھائے گئے اگر ہاں تو کیا؟

(د) کیا مذکورہ ضلع کی سطح پر کرکٹ، ہاکی، کبڈی اور والی بال کی کوئی ٹیمیں موجود ہیں، اگر نہیں تو وجہ بیان فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 26 دسمبر 2014 تاریخ ترسیل 24 مارچ 2015)

جواب

وزیر یوتھ افیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت

(الف) ضلع گجرات میں محکمہ سپورٹس نے سال 13۔2012 اور سال 14۔2013 کے دوران ضلعی سطح پر مختلف کھیلوں کے ٹورنامنٹس منعقد کروائے۔ جن میں پنجاب سپورٹس فیسٹیول 14-2013، 13-2012 کے سال ہیں۔اس کے دوران گاؤں، محلہ کی سطح سے لے کر ڈسٹرکٹ کی سطح تک بالترتیب مندرجہ ذیل مقابلے کروائے گئے۔ جن میں (1) ریسلنگ (2)Athletics (3) بیڈ منٹن (4) بلیئرڈ (5) ٹیپ بال کرکٹ (6) رسہ کشی (7) والی بال (8) باڈی بلڈنگ (9) فٹبال (10) فن ریس (11) ویٹ لفٹنگ (12) باسکٹ بال (13) ہارڈ بال کرکٹ (14) میٹ ریسلنگ (15) مڈ ریسلنگ (16) ٹیبل ٹینس (17) کراٹے (18) ہاکی (19) شطرنج (20) کبڈی (21) نیزہ بازی (22) باڈی بلڈنگ (23) ویٹ لفٹنگ وغیرہ شامل ہیں۔اس کے علاوہ بوائز اور گرلز سکولوں کی ٹیموں نے اپنے اپنے سکولوں کی طرف سے حصہ لیا۔ علاوہ ازیں یوم آزادی پاکستان کو شایان شان طریقہ سے منانے کے لئے کبڈی، نیزہ بازی، کرکٹ، والی بال اور بیڈ منٹن کے مقابلے مختلف جگہوں پر تعلیمی اداروں کے اشتراک وتعاون سے منعقد کروائے گئے۔ ڈیف کرکٹ اور بلائنڈ کرکٹ مقابلوں کے لئے بیرونی اضلاع کی ٹیموں کو گجرات مدعو کیا گیا۔ خواتین میں کرکٹ کے فروغ کے لئے فرسٹ کلاس خواتین کرکٹ و مقابلے گجرات بمقابلہ گوجرانوالہ سویڈش کالج گجرات کی گراؤنڈ میں منعقد کروایا گیا۔ جبکہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ گجرات کارکردگی کے پیش نظر مختلف کھیلوں کی ضلعی تنظیموں کی کھیلوں اور صحتمند سرگرمیوں کے فروغ کے لئے اپنے وسائل کے مطابق مالی مدد بھی کرتی رہتی ہے، تاکہ ضلع کو کھیلوں میں بہتر سے بہتر مقام دلایا جاسکے۔

(ب) ضلع گجرات میں مختلف کھیلوں کی خواتین کی درج ذیل ٹیمیں تشکیل دی گئیں ہیں:۔

(1) کرکٹ 4 ٹیمیں، (2) ہاکی 2 ٹیمیں، (3) بیڈ منٹن 8 ٹیمیں بشمول سکولز کالجز، (4) نیٹ بال 6 ٹیمیں بشمول UOG، (5) والی بال 8 ٹیمیں اور 6Athletics ٹیمیں بشمول UOG اور ملحقہ کالجز کی طالبات۔ گزشتہ دونوں فیسٹیول کے دوران مختلف کھیلوں کے مقابلوں کے لئے فنی معاونت اور بھرپور رہنمائی کی گئی اور تمام مقابلے متعلقہ تعلیمی اداروں، یونیورسٹی گراؤنڈ میں منعقد کروائے گئے۔

چونکہ پنجاب سپورٹس بورڈ سے آمدہ شیڈول کے مطابق بقایا مقابلے صرف تعلیمی اداروں کی ٹیموں کے درمیان ہی کھیلے جاتے ہیں۔اس لئے مقابلوں کو کامیاب بنانے کے لئے ضلعی سطح پر ہر ممکن تعاون کیا جاتا ہے۔

(ج) ضلع گجرات میں خواتین میں کھیلوں کے فروغ اور بھرپور شمولیت کے لئے مذکورہ عرصہ میں بیڈمنٹن، ٹیبل ٹینس، والی بال، نیٹ بال، کرکٹ اور ہاکی کے مقابلے کروائے گئے ہیں۔ چونکہ تاحال ضلع گجرات میں خواتین کی کھیلوں کے لئے مخصوص جگہ / جمنیزیم کی سہولت فی الوقت میسر نہ ہے۔ جس میں خواتین کی انڈور گیمز کروائی جا سکیں۔ لہذا محکمہ سپورٹس ضلعی حکومت بھرپور کوشش کر رہی ہے کہ سال رواں کے ماہ جون تک جمنیزیم مکمل طور پر آپریشنل ہو سکے تاکہ انڈور بالخصوص خواتین کی کھیلوں کے مقابلے بہتر طریقے سے منعقد کروائے جا سکیں۔

(د) ضلع گجرات میں کرکٹ کی 16 ٹیمیں، ہاکی کی 8 ٹیمیں، کبڈی کی 10 ٹیمیں اور والی بال کی 10 رجسٹرڈ ٹیمیں ہیں۔ جبکہ اس کے علاوہ علاقائی دیہات سطح پر ان کھیلوں کی کافی ٹیمیں پریکٹس کرتی ہیں۔ ضلع گجرات کے مختلف سکولوں، کالجوں، ملحقہ دیہات کی گراونڈ میں روزمرہ کی پریکٹس کرتی رہتی ہیں۔اسی وجہ سے نچلی سطح سے سپورٹس فیسٹیول میں کھلاڑی / عوام بھرپور شمولیت کر رہے ہیں اور سپورٹس فیسٹیول میں شمولیت کے لئے کھلاڑی سارا سال مقامی سطح پر چیمپیئن شپ اور مقابلے منعقد کرواتے رہتے ہیں۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 3 ستمبر 2015)</u>

<u>بہاولپور: چولستان میں چارہ جات کی فصلات پر ریسرچ و دیگر تفصیلات</u>

*3319: <u>ڈاکٹر سید وسیم اختر</u>: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بہاولپور ڈویژن میں واقع چولستان جو کہ 66 لاکھ ایکڑ رقبہ پر محیط ہے کم و بیش 12 لاکھ لائیو سٹاک اپنے دامن میں سمیٹے ہوئے ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ یہ لائیو سٹاک وہاں پیدا ہونے والے جنگلی نباتات پر زندہ رہتا ہے؟

(ج) کیا محکمہ زراعت ایسی فصلات یا چارہ جات پر ریسرچ کر رہا ہے جو کہ چولستان میں پیدا ہو سکیں تا کہ گرمیوں اور سردیوں میں وافر خوراک جانوروں کے لئے مہیا ہو سکے؟

(تاریخ وصولی 13 دسمبر 2013 تاریخ ترسیل 3 مارچ 2014)

جواب

وزیر زراعت

(الف) جی ہاں یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں یہ درست ہے۔

(ج) ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ، فیصل آباد کا ایک ذیلی ادارہ تحقیقات چارہ جات، سرگودھا کا ایک ذیلی دفتر "زرعی ریسرچ سٹیشن" بہاولپور میں کام کر رہا ہے۔ اس ادارہ نے گوار کی مختلف اقسام پر مختلف علاقوں میں ریسرچ کی جن میں سے گوار 1/2، بی آر۔90 اور بی آر۔99 پنجاب بھر میں چارہ کیلئے موزوں ہیں۔

یہ اقسام چولستان اور دیگر بارانی رقبہ جات پر چارہ کیلئے کامیابی سے کاشت کی جا رہی ہیں۔ گوار کی یہ اقسام اور ان کے باقیات چولستان کے رقبہ میں جانوروں کے چارہ کیلئے یکساں موزوں ہیں اور گرمیوں اور سردیوں میں چارہ مہیا کرتی ہیں۔

<u>(تاریخ وصولی جواب یکم فروری 2016)</u>

<u>گجرات: تاریخی عمارات کی صورت حال اور ترقیاتی فنڈ کی تفصیل</u>

<u>*5603: محترمہ خدیجہ عمر</u>: کیا وزیر یوتھ افیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع گجرات میں موجود تاریخی عمارتوں کی حالت کیسی ہے؟

(ب) سال 13-2012 کے بجٹ میں مذکورہ بالا ضلع کی تاریخی عمارتوں کی دیکھ بھال کے لئے حکومت پنجاب نے کل کتنا فنڈ رکھا، یہ فنڈ کہاں کہاں اور کن کن عمارتوں پر خرچ کیا، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(تاریخ وصولی 26 دسمبر 2014 تاریخ ترسیل 24 مارچ 2015)

جواب

وزیر یوتھ افیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت

(الف) ضلع گجرات میں محفوظ عمارات کی تعداد 13 ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

نام محفوظ عمارت	کیفیت
1۔ مسجد ملحقہ مزار حافظ محمد حیات	تسلی بخش۔ مرمت سال 11-2010 میں امریکی فنڈ سے کر دی گئی ہے۔
2۔ بارہ دری ملحقہ مزار حافظ محمد حیات	تسلی بخش۔ مرمت سال 11-2010 میں امریکی فنڈ سے کر دی گئی ہے۔
3۔ مزار حافظ محمد حیات	تسلی بخش۔ مرمت سال 11-2010 میں امریکی فنڈ سے کر دی گئی ہے۔
4۔ مزار حضرت توکل شاہ رحمان	تسلی بخش
5۔ مقبرہ شاہ جہانگیر اور ملحقہ مسجد	تسلی بخش
6۔ مزار حضرت شاہ دولہ	تسلی بخش
7۔ قلعہ گجرات	قلعہ کی چار دیواری اکثر مقامات سے منہدم ہو چکی ہے اور لوگوں نے اس جگہ نئے مکانات تعمیر کر لیے ہیں تاہم جو حصے باقی ہیں ان کی حالت بھی غیر تسلی بخش ہے۔
8۔ ایک نامعلوم مقبرہ نزد مزار مرزا علی بیگ	مقبرے کے ارد گرد کھلی زمین ہے جہاں کاشت کاری ہو رہی ہے مقبرے کی حالت بہتر ہے یہ مقبرہ منڈی بہاؤالدین میں واقع ہے
9۔ کیمپ (پڑاؤ یا برداشت خانہ)	کھلا میدان ہے اور کاشت کاری کی جاتی ہے۔
10۔ اکبری حمام	یہ قدیمی عمارت تہہ خانے میں واقع ہے اور اس کے ارد گرد کئی نئی عمارتیں بن گئی ہیں تاہم حمام محفوظ ہیں۔
11۔ باؤلی راجگاہ	مقامی لوگوں نے کنویں مٹی سے بھر دیئے ہیں تاہم کنویں اور سیڑھیاں محفوظ ہیں۔
12۔ باؤلی	مقامی لوگوں نے کنویں اور سیڑھیاں مٹی سے بھر دی ہیں۔

13۔ باؤلی (کھاریاں)	باؤلی کی حالت تسلی بخش ہے اور کنواں اور سیڑھیاں دیکھی جا سکتی ہیں۔

(ب) محکمہ آثار قدیمہ حکومت پنجاب نے گجرات شہر میں سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت 2006-07 میں ایک قدیمی عمارت (رام پیاری محل) جو قبل ازیں گورنمنٹ کالج برائے خواتین کے (بطور ہاسٹل) زیر استعمال تھی کو اپنی تحویل میں لے کر اس میں عجائب گھر کے قیام کا کام شروع کیا ہے۔ جس پر اب تک 16.795 ملین روپے لاگت آچکی ہے اور اب یہ عجائب گھر تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔

علاوہ ازیں دو محفوظ عمارات بارہ دری و مقبرہ حافظ محمد حیات جو کہ محکمہ اوقاف کے زیر انتظام ہے کی درست

حالی 2010-11 میں امریکن ایمبیسیڈر فنڈ سے کی گئی اس کی مرمت پر 4.028 لاگت آئی۔

(تاریخ وصولی جواب 3 ستمبر 2015)

ساہیوال کی غلہ منڈی باہر منتقل کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*5670: جناب محمد ارشد ملک، ایڈووکیٹ: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ساہیوال میں غلہ منڈی / سبزی منڈی اور فروٹ منڈی کو شہر سے باہر منتقل کیا جارہا ہے اور اس کے لئے حکومت کی طرف سے زمین الاٹ کر دی گئی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ قانونی تقاضوں کو پس پشت ڈال کر جو لوگ آڑھتی کا کام کر رہے ہیں ان کی بجائے دیگر لوگوں کو زمین الاٹ کر دی گئی ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت ضلع ساہیوال میں متعلقہ منڈیوں کو کب تک شہر سے باہر منتقل کرنے اور زمین کی الاٹمنٹ میں شفافیت کو یقینی بناتے ہوئے اصل آڑھتیوں کو زمین الاٹ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(تاریخ وصولی 31 دسمبر 2014 تاریخ ترسیل 17 مارچ 2015)

جواب

وزیر زراعت

(الف) جی ہاں یہ درست ہے۔ ضلع ساہیوال میں غلہ منڈی / سبزی منڈی اور فروٹ منڈی جو کہ ساہیوال کے شہری حدود میں واقع ہیں، کو شہر سے باہر چک L-9/92 پاک پتن روڈ پر منتقل کیا جا رہا ہے۔ اس سلسلے میں مارکیٹ کمیٹی ساہیوال نے 402 کنال 10 مرلہ زمین Acquire کر لی ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ قانونی تقاضوں کو پس پشت ڈال کر جو لوگ آڑھتی کا کام کر رہے ہیں ان کی بجائے دیگر لوگوں کو زمین الاٹ کر دی گئی ہے کیونکہ ابھی تک پلاٹس کی الاٹمنٹ /آکشن نہ کی گئی ہے۔

(ج) جیسا کہ جز (الف) میں وضاحت کی گئی ہے کہ ضلع ساہیوال میں منڈیاں شہر سے باہر شفٹ کی جا رہی ہیں۔ پلاٹس کی الاٹمنٹ اور آکشن کی شفافیت کو یقینی بنانے کے لئے گورنمنٹ نے DCO ساہیوال کی سربراہی میں الاٹمنٹ آکشن کمیٹی تشکیل دی ہے جس میں کمیشن ایجنٹ حضرات کے نمائندے بھی شامل ہیں۔ یہ کمیٹی بعد از پڑتال ریکارڈ قوانین کے مطابق شفاف طریقے سے کمیشن ایجنٹ کو پلاٹ الاٹ کرتی ہے تاہم جیسا کہ جز (ب) میں بیان کیا گیا ہے کہ ابھی تک پلاٹوں کی الاٹمنٹ /آکشن نہ کی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب یکم فروری 2016)

یوتھ فیسٹیول کے مقابلہ جات میں انعامی رقوم کی تقسیم سے متعلقہ تفصیلات

*5643: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر یوتھ افیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ 2013 میں پنجاب میں ہونے والے وزیر اعلیٰ یوتھ فیسٹیول کے مقابلہ جات میں شریک ہونے والے تمام شرکاء کو انعامی رقوم کی تقسیم مکمل ہو چکی ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں نہیں ہے تو اس کا ذمہ دار کون ہے؟

(ج) کیا حکومت اس ذمہ داری کو پورا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر رکھتی ہے تو کب تک؟

(د) ضلعی حکومت اور ٹی ایم اے ٹوبہ ٹیک سنگھ کے پاس سال 13-2012 میں سپورٹس کی مد میں کتنا فنڈ تھا اور یہ فنڈ کس کس مد میں خرچ ہوا، اس کی تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(تاریخ وصولی 31 دسمبر 2014 تاریخ ترسیل 13 مارچ 2015)

جواب

وزیر یوتھ افیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت

(الف) پنجاب یوتھ فیسٹیول 2014 کی گائیڈ لائنز Guide Lines اور قواعد وضوابط پر مشتمل کتابچہ جاری شدہ زیر نمبر 2014(PYF)SBP-47/1 مورخہ 30 نومبر 2013 کے تتمہ K-4 کے صفحہ 93 کے مطابق سپورٹس سیکٹر جنرل پبلک کے انعامات بذمہ ضلعی حکومت تھے (کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔ یہ درست ہے کہ 14-2013 میں پنجاب میں ہونے والے پنجاب یوتھ فیسٹیول 2014 کے مقابلہ جات میں حصہ لینے والے کھلاڑیوں میں انعامات کی تقسیم مکمل ہو چکی ہے۔

(ب) جواب اثبات میں ہے تمام پوزیشن لینے والے کھلاڑیوں کو انعامات بذریعہ کراس چیک دیئے جا چکے ہیں۔

(ج) ضلعی حکومت انعامات تقسیم کرنے کی ذمہ داری پوری کر چکی ہے۔

(د) ضلعی حکومت کی طرف سے سال 13۔2012 میں سپورٹس کی مد میں -/30,00,000 (تیس لاکھ روپے) مختص کئے گئے تھے۔ اس میں سے فنڈز کھلاڑیوں اور آفیشلز میں نقد انعامات، ٹرافیوں، شیلڈز، ضلع لیول کے سپورٹس مقابلوں کے انتظامات، ڈویژن انٹر ڈسٹرکٹ اور صوبائی انٹر ڈویژن مقابلہ جات میں شرکت کرنے والی ٹیموں کے یونیفارم، TA,DA اور اسکے علاوہ سال بھر میں مختلف اوقات میں ہونے والی کھیلوں کے مقابلہ جات پر خرچ ہوئے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 12 جون 2015)</u>

<u>ضلع ساہیوال میں مارکیٹ کمیٹیوں سے متعلقہ تفصیلات</u>

*5673: <u>جناب محمد ارشد ملک، ایڈووکیٹ:</u> کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل ساہیوال / ضلع ساہیوال کی حدود میں کون کونسی مارکیٹ کمیٹیاں کہاں کہاں واقع ہیں انہیں سال 12۔2011 تا 14۔2013 کتنی آمدن کس کس مد میں ہوئی؟

(ب) اس تحصیل کی حدود میں کہاں کہاں سبزی منڈی / فروٹ منڈی اور غلہ منڈی قائم ہے ان میں کتنی دکانیں اور ان سے حکومت کتنی رقم وصول کر رہی ہے؟

(ج) تحصیل ہذا میں کون کونسی فروٹ منڈی / غلہ منڈی اور سبزی منڈی شہر کی حدود میں آچکی ہے مزید یہ کب بنائی گئی تھیں؟

(د) جو غلہ منڈی / سبزی منڈی اور فروٹ منڈی شہر کی حدود میں آچکی ہیں حکومت کب تک ان کو شہر سے باہر منتقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تاریخ سے مطلع فرمائیں؟

(ہ) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل و ضلع ساہیوال میں مذکورہ منڈیوں کو شہر سے باہر منتقل کرنے کے لئے سرکاری زمین بھی الاٹ ہو چکی ہے، تاحال منڈیوں کو شفٹ کرنے میں کوئی پیش رفت نہیں ہے، وجوہات سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(و) کیا حکومت ان منڈیوں کے مسائل کو حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

(تاریخ وصولی 31 دسمبر 2014 تاریخ ترسیل 17 مارچ 2015)

جواب

وزیر زراعت

(الف) ضلع ساہیوال میں مارکیٹ کمیٹیوں کی کل تعداد 3 ہے جس میں تحصیل ساہیوال میں ایک اور تحصیل چیچہ وطنی میں 2 ہیں۔ مارکیٹ کمیٹیوں کے نام، محل وقوع اور مذکورہ سالوں کی آمدن کی تفصیل جز (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) درج بالا 3 مارکیٹ کمیٹیوں کی حدود میں کل 9 منڈیاں کام کر رہی ہیں جن میں دکانوں کی کل تعداد 753 ہے جس سے حکومت 73 لاکھ 47 ہزار 132 روپے وصول کر رہی ہے۔ دکانوں اور آمدن کے ذرائع کی تفصیل جز (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

(ج) تحصیل ساہیوال میں تینوں منڈیاں شہر کی حدود میں آچکی ہیں۔ تعمیر تاریخ کی تفصیل جز (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ضلع ساہیوال میں غلہ منڈی / سبزی منڈی اور فروٹ منڈی جو کہ ساہیوال کی شہری حدود میں واقع ہیں، کو شہر سے باہر چک L-9/92 پاکپتن روڈ پر منتقل کیا جا رہا ہے۔ اس سلسلے میں مارکیٹ کمیٹی ساہیوال نے 402 کنال 10 مرلہ زمین Acquire کر لی ہے۔ منتقلی کے تمام کام آخری مراحل میں ہیں جیسے ہی یہ مکمل ہوں گے تو منڈیوں کو نئی جگہ پر شفٹ کر دیا جائے گا۔

(ہ)اس کا جواب جز(د)میں دے دیا گیا ہے۔

(و)یقیناحکومت ان منڈیوں کے مسائل حل کرنے کاارادہ رکھتی ہے اسی لئے توان کو نئی جگہ پر منتقل کیاجارہاہے۔

(تاریخ وصولی جواب یکم فروری 2016)

سکھ مذہب کی سروپ نسخہ جات سے متعلقہ تفصیلات

*6680:جناب رمیش سنگھ اروڑہ:کیاوزیریوتھ افیئرز، سپورٹس،آثار قدیمہ اور سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف)سکھ مذہب کے آخری گوروشری گوروگرنتھ صاحب کے کتنے سروپ(نسخے)اس وقت پنجاب میں موجود عجائب گھروں یاآثار قدیمہ کی عمارات میں رکھے ہوئے ہیں،مکمل تفصیل لوکیشن وائزمہیا کی جائے؟

(ب)کیاگوروگرنتھ کو سکھ مذہب کی Rehat Maryada(اصولوں)کے مطابق رکھا گیا ہے اگرہاں توبراہ کرم وہ اصول کیاہیں، تفصیل مہیا کی جائےاگر نہیں توکیوں ان اصولوں کو فالو نہیں کیا جا رہا؟

(ج)کیامحکمہ آثار قدیمہ نے کبھی پاکستان سکھ گوردوارہ پربندھک کمیٹی کے ساتھ رابطہ کرکے گورو گرنتھ صاحب کی موجودہ حالات کے بارے میں کبھی تبادلہ خیال کیا،اگرکیاتو تفصیلات مہیا کی جائے؟

(د)کیامحکمہ آثار قدیمہ پاکستان سکھ گوردوارہ پربندھک کمیٹی کومذکورہ نسخے واپس کرنے کاارادہ رکھتی ہے یانہیں،اگررکھتی ہے توکب تک،اگر نہیں توو جہ بیان کی جائے؟

(تاریخ وصولی 21 مئی 2015 تاریخ ترسیل 31 جولائی 2015)

جواب

وزیر یوتھ افیئرز، سپورٹس،آثار قدیمہ اور سیاحت

(الف)گوروگرنتھ صاحب کاصرف ایک نسخہ شاہی قلعہ لاہور کے میوزیم کے محفوظ نوادرات میں موجود ہے۔

(ب) تمام مذاہب کی مذہبی کتابوں کو متعلقہ مذہب کے اصولوں اور طریق کار کے عین مطابق حفاظت و احترام سے رکھا جاتا ہے۔

(ج) نظامت اعلیٰ آثار قدیمہ کے کیور ٹیر شاہی قلعہ نے اس سلسلہ میں ڈیرہ صاحب سمادھ کے مینجر اظہر عباس صاحب سے اس بارے میں تفصیل سے بات کی اور ان کے مطابق شاہی قلعہ کے میوزیم میں جو گوروگرنتھ کا نسخہ موجود ہے کو سکھ مذہب کے دسویں گرو نے اس کے انداز روایت کو مسترد کر دیا اور موجودہ گرنتھ صاحب جو کہ 1430 صفحات پر مشتمل ہے کو گرنتھ صاحب کا درجہ دے دیا تھا۔ گرو گرنتھ کا جو نسخہ شاہی قلعہ میں موجود ہے وہ 1100 صفحات پر مشتمل ہے جو کہ نامکمل اور غیر مستند ہے اور یہ نسخہ سکھ مذہب کی کوئی اور کتاب (پوتھی) ہے۔

(د) گوروگرنتھ صاحب کا جو نسخہ اس وقت نظامت اعلیٰ آثار قدیمہ حکومت پنجاب کے پاس موجود ہے اور جو ڈیرہ صاحب سمادھ کے مینجر اظہر عباس صاحب کے مطابق غیر مستند ہے، کو تحفظ نوادرات مجریہ 1975 کے ایکٹ (Antiquity Act,1975) کے تحت ایک تاریخی نسخہ کے طور پر محفوظ رکھا گیا ہے۔

نظامت اعلیٰ آثار قدیمہ اس نسخہ کو کسی بھی آرگنائزیشن یا گوردوارہ پربندھک کمیٹی کے حوالہ کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی۔

(تاریخ وصولی جواب 3 ستمبر 2015)

صوبہ بھر میں پنجاب ایگریکلچر ریسرچ بورڈ سے متعلقہ تفصیلات

5713*: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) صوبہ بھر میں پنجاب ایگریکلچر ریسرچ بورڈ نے گزشتہ 5 سالوں میں کسانوں کو کتنی نئی ریسرچ اور ٹیکنالوجی متعارف کروائی؟

(ب) صوبہ بھر میں پنجاب ایگریکلچر ریسرچ بورڈ کے ریسرچ کے ادارے کن کن اضلاع میں قائم ہیں؟

(ج) صوبہ بھر میں پنجاب ایگری کلچر ریسرچ بورڈ میں کل کتنے ملازمین ہیں؟

(د) صوبہ بھر میں پنجاب ایگری کلچر ریسرچ بورڈ (پارب) کا ہیڈ آفس کہاں پر واقع ہیں؟

(ہ) گزشتہ 5 سالوں میں پارب نے ریسرچ و دیگر مراعات کی مد میں حکومت سے کل کتنی رقم وصول کی ہے نیز یہ رقم کہاں کہاں اور کن کن کاموں میں خرچ کی گئی، سال وائز الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؟

(تاریخ وصولی 2 جنوری 2015 تاریخ ترسیل 14 اپریل 2015)

جواب

وزیر زراعت

(الف) صوبے بھر میں پارب نے گزشتہ پانچ سالوں میں کسانوں کی بہتری کی خاطر نئی ریسرچ اور ٹیکنالوجی متعارف کروانے کے لئے درج ذیل چیدہ چیدہ اقدامات کئے۔

1۔ 70 نئے ریسرچ پراجیکٹس مختلف ریسرچ اداروں کو دیئے گئے جس میں 22 مکمل ہو چکے ہیں

2۔ زرعی ریسرچ کے معیار کو بہتر بنانے کے لیے 30 سائنسدانوں کو تربیت کے لئے باہر کے ملکوں میں بھیجا گیا۔

3۔ 2 ٹیکنالوجیز باہر سے منگوا کر ریسرچ اداروں کو دی گئیں۔

4۔ مقامی 65 ماہرین کی تربیت کی گئی تاکہ وہ مختلف اداروں میں بہتر کارکردگی دکھا سکیں۔

5۔ جدید علوم سے آشنائی حاصل کرنے کے لئے 144 سائنسدانوں کو انٹرنیشنل کانفرنسز میں شرکت کے لئے باہر بھیجا گیا۔

(ب) پارب کا دفتر صرف لاہور میں واقع ہے۔ اس کے علاوہ پارب کا کوئی دفتر کسی اور ضلع میں نہیں ہے۔

(ج) پارب کی کل 42 پوسٹیں ہیں جن میں اس وقت 19 ملازمین کام کرتے ہیں اور 23 پوسٹیں خالی ہیں۔

(د) پارب کا ہیڈ آفس 1-E/C-14، امام حسین روڈ، گلبرگ-III، لاہور پر واقع ہے۔

(ہ) گزشتہ 5 سالوں میں پارب نے کل 82 کروڑ 95 لاکھ 94 ہزار 261 روپے کی رقم خرچ کی۔ تمام اخراجات کی تفصیل سال وائز ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب یکم فروری 2016)</u>

لاہور میں زمبابوے کی کرکٹ ٹیم کے میچ سے متعلقہ تفصیلات

*6927: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیاوزیریوتھ افیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) زمبابوے کی کرکٹ ٹیم کے حالیہ دورہ پر پنجاب سپورٹس بورڈ نے کتنی رقم کس کس مد میں خرچ کی؟

(ب) اس کرکٹ ٹیم کے اعزاز میں کس کس محکمہ یا آفیسر نے کھانا/ظہرانہ کس تاریخ کو کس جگہ دیا؟

(ج) اس کی اجازت کس اتھارٹی سے حاصل کی گئی؟

(د) کیا یہ کھانا/ظہرانہ دینا کسی غیر ملکی کرکٹ ٹیم کو سرکاری طور پر ٹھیک ہے؟

(تاریخ وصولی 14 جولائی 2015 تاریخ ترسیل 20 اگست 2015)

(جواب موصول نہیں ہوا)

اصلاح آبپاشی پروگرام کے تحت برجی نمبر 78 کھالہ کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*6208: میاں طارق محمود: کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اصلاح آبپاشی پروگرام کے تحت ضلع اوکاڑہ تحصیل دیپالپور میں واقع راجباہ لالو گدڑ کی برجی نمبر 78 کے قریب کھالہ موضع واں سڑک وپوران کے رقبہ کے لئے تعمیر کیا گیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ کھالہ اب استعمال کے قابل نہیں رہا اور مذکورہ مواضعات کے زمیندار نہری پانی سے مکمل طور پر محروم ہو چکے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کھال کے متعلقہ رقبہ جات کو نہری پانی سے سیراب کرنے کے لئے

اس کھال کی تعمیر نو انتہائی ضروری ہے؟

(د) کیا حکومت مذکورہ کھال کے لئے بطور خاص تعمیر نو کی منظوری دینے اور اس کے لئے فنڈز کی فراہمی

کو تیار ہے اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 3 مارچ 2015 تاریخ ترسیل 6 مئی 2015)

جواب

وزیرزراعت

(الف) یہ درست ہے کہ کھال نمبر 77714/L موضع پوران، تحصیل دیپالپور، ضلع اوکاڑہ، سال 95-1994 کے دوران شعبہ اصلاح آبپاشی کے OFWM-III پروگرام کے تحت پختہ تعمیر کیا گیا تھا۔

(ب) یہ درست ہے کہ مذکورہ کھال استعمال کے قابل نہیں ہے کیونکہ زمینداران کی طرف سے مناسب دیکھ بھال، جو کہ انجمن اصلاح آبپاشاں ایکٹ 1981 کی شق 4(1) کے تحت کھال کی اصلاح کے بعد حصہ داران کے ذمہ ہوتی ہے، نہ ہونے کی وجہ سے ٹوٹ چکا ہے۔

(ج) جی ہاں۔

(د) جیسا کہ جز(ب) میں وضاحت کی گئی ہے کہ انجمن اصلاح آبپاشاں ایکٹ 1981 کی شق 4(1) کے تحت کھال کی پختہ اصلاح کے بعد کھال کی دیکھ بھال حصہ داران کے ذمہ ہوتی ہے، حکومت پہلے سے تعمیر شدہ کھالوں کی دوبارہ اصلاح کرنے کی بجائے ایسے کچے کھال جو ابھی ایک دفعہ بھی پختہ تعمیر نہیں ہوئے، کو ترجیح دیتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب یکم فروری 2016)

ضلع فیصل آباد میں کھالہ جات سے متعلقہ تفصیلات

*6209: میاں طاہر: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع فیصل آباد میں کتنے کھالہ جات ابھی تک پختہ نہ کئے گئے ہیں؟

(ب) سال 15-2014 کے دوران اس ضلع میں کھالہ جات کو پختہ کرنے کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی؟

(ج) اس سال کے دوران کون کون سے کھالہ جات پختہ کئے جائیں گے؟

(د) ان کھالہ جات کو کس طریق کار کے تحت منتخب کیا جاتا ہے؟

(ہ) یہ کن کن سرکاری ملازمین کی زیر نگرانی مکمل ہوں گے؟

(تاریخ وصولی 3 مارچ 2015 تاریخ ترسیل 6 مئی 2015)

جواب

وزیر زراعت

(الف) ضلع فیصل آباد میں کل 2,740 کھالہ جات ہیں، جن میں سے 2,640 کی اصلاح و پختگی کی جا چکی ہے۔ جبکہ 100 کھالہ جات ایسے ہیں جو ابھی تک پختہ تعمیر نہ ہوئے ہیں۔

(ب) سال 15-2014 کے دوران مذکورہ ضلع میں 8 کروڑ 89 لاکھ 60 ہزار روپے 35 کھالہ جات کی اصلاح و پختگی کے لئے مختص کئے گئے تھے۔

(ج) سال 15-2014 کے دوران 35 کھالہ جات پر اصلاح و پختگی کا کام کیا گیا۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ان کھالہ جات پہلے آئیے، پہلے پائیے کی بنیاد پر منتخب کیا جاتا ہے بشرطیکہ یہ کھالہ جات محکمہ ہذا کے کسی پروگرام کے تحت پہلے سے پختہ نہ کیے گئے ہوں۔ مزید برآں حصہ داران کھال کچے کھال کی اصلاح اور پختہ کھال کے لئے راج / مزدوروں کی مزدوری جو کہ حصہ داران کھالہ کے ذمہ ہوتی ہے، کے لئے راضی ہوں۔

(ہ) یہ کھالہ جات شعبہ اصلاح آبپاشی کے ضلعی آفیسر اور متعلقہ تحصیل کے نائب ضلعی آفیسرز کی زیر نگرانی مکمل ہوتے ہیں۔

<u>(تاریخ وصولی جواب یکم فروری 2016)</u>

<u>مارکیٹ کمیٹی فیصل آباد کے زیر انتظام چلنے والی سبزی منڈی سے متعلقہ تفصیلات</u>

<u>*6210: میاں طاہر:</u> <u>کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-</u>

(الف) مارکیٹ کمیٹی فیصل آباد کے تحت کون کون سی سبزی و غلہ منڈی اور فروٹ منڈی چل رہی ہیں یہ کہاں کہاں واقع ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) ان کی آمدن سال 15-2014 کی کتنی ہے؟

(ج) یہ مارکیٹ کمیٹیاں کس کس مد میں کن کن سے فیس وصول کرتی ہے؟

(د) سال 15-2014 کے دوران اس وقت تک کتنی فیس علیحدہ علیحدہ وصول کی گئی ہے؟

(تاریخ وصولی 3 مارچ 2015 تاریخ ترسیل 6 مئی 2015)

جواب

وزیرزراعت

(الف)مارکیٹ کمیٹی فیصل آباد کے تحت 2 سبزی منڈیاں، 1 غلہ منڈی اور 1 فیڈر مارکیٹ کام کر رہی ہے۔

1۔ جدید سبزی و فروٹ منڈی، چک نمبر 245 رب، سدھار جھنگ روڈ، فیصل آباد

2۔ سبزی و فروٹ منڈی، غلام محمد آباد، فیصل آباد

3۔ نئی غلہ منڈی، ڈجکوٹ روڈ، فیصل آباد

4۔ فیڈر مارکیٹ، واقع اڈا ڈجکوٹ، سمندری روڈ، فیصل آباد

(ب)مذکورہ منڈیوں سے حاصل شدہ آمدن بابت (مارکیٹ فیس) برائے سال 15-2014 2 کروڑ 44 لاکھ 99 ہزار 224 روپے رہی۔

(ج) یہ مارکیٹ کمیٹیاں سبزی منڈیوں، غلہ منڈیوں اور ایگرو بیس انڈسٹریز (فلور ملز، آئل ملز، شوگر ملز، گھی ملز، محکمہ خوراک، فوڈ انڈسٹریز، ٹیکسٹائل ملز، فیڈ ملز، سپننگ ملز، دال فیکٹری، گتہ فیکٹری وغیرہ) سے مارکیٹ فیس اور لائسنس فیس کی مد میں فیس وصول کرتی ہیں۔

(د) سال 15-2014 کے دوران 2 کروڑ 44 لاکھ 99 ہزار 224 روپے وصول ہوئے۔ علیحدہ تفصیل اس طرح سے ہے۔

جدید سبزی و فروٹ منڈی جھنگ روڈ، فیصل آباد	60 لاکھ 13 ہزار 150 روپے
سبزی و فروٹ منڈی، غلام محمد آباد، فیصل آباد	27 لاکھ 14 ہزار 550 روپے
نئی غلہ مندی، ڈجکوٹ روڈ، فیصل آباد	61 لاکھ 38 ہزار 550 روپے
فیڈر مارکیٹ، ڈجکوٹ	1 لاکھ 80 ہزار 957 روپے
متفرق (ایگرو بیسڈ انڈسٹریز)	94 لاکھ 52 ہزار 17 روپے
میزان	2 کروڑ 44 لاکھ 99 ہزار 224 روپے

(تاریخ وصولی جواب یکم فروری 2016)

زرعی آلات پر دی جانے والی سبسڈی سے متعلقہ تفصیلات

*6245: جناب محمد آصف باجوہ، ایڈووکیٹ: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حکومت پنجاب جو سبسڈی زرعی آلات پر دے رہی ہے ان میں کون کون سے زرعی آلات شامل ہیں، کس بناء پر مذکورہ زرعی آلات سبسڈی ریٹ پر دیئے جاتے ہیں، دیگر زرعی آلات اس لسٹ میں شامل کیوں نہ کئے گئے ہیں؟

(ب) کیا زمینداروں کو یہ اجازت نہیں ہونی چاہیے کہ وہ ضرورت کے مطابق کوئی بھی زرعی آلات اپنی مرضی سے خریدیں اور حکومت 50 فیصد خود ادا کرے؟

(تاریخ وصولی 4 مارچ 2015 تاریخ ترسیل 14 جون 2015)

جواب

وزیر زراعت

(الف) محکمہ زراعت حکومت پنجاب درج ذیل زرعی آلات کاشتکاروں میں سبسڈی پر تقسیم کر رہی ہے۔

آلات	سبسڈی	سال	بجٹ
لیزر لینڈ لیولر Laser Land Leveler	4 لاکھ 50 ہزار روپے فی عدد	2015-18 (PIPIP پروگرام کے تحت)	2 ارب 70 کروڑ روپے
ربیع ڈرل، چیزل پلاؤ، روٹا ویٹر، ڈسک ہیرو، شوگر کین رجر	50 فیصد (2472 یونین کونسل کے لیے)	2015-16 2016-17 (Approved)	1 ارب 18 کروڑ 30 لاکھ روپے

یہ زرعی آلات کاشتکاروں کو ان کی ضرورت اور مرضی کے مطابق دیئے جا رہے ہیں۔

(ب) جیسا کہ جز (الف) میں وضاحت کی گئی ہے کہ کاشتکار اپنی مرضی اور ضرورت کے مطابق زرعی آلات کی درخواست دیتے ہیں اور مختص بجٹ کو مدنظر رکھتے ہوئے شفاف قرعہ اندازی کے ذریعے منتخب کاشتکاروں کو زرعی آلات ان کی مرضی کی (Pre-Qualified) کمپنیوں / فرموں سے سبسڈی پر دلائے جاتے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب یکم فروری 2016)

مارکیٹ کمیٹی ٹوبہ ٹیک سنگھ سے متعلقہ تفصیلات

*6284:جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مارکیٹ کمیٹی ٹوبہ ٹیک سنگھ کب قائم کی گئی؟

(ب) مارکیٹ کمیٹی ٹوبہ ٹیک سنگھ کی دکانوں اور اراضی کی تفصیلات فراہم کی جائیں؟

(ج) مارکیٹ کمیٹی کو سال 14-2013 میں کتنی آمدن کون کون سی مدات میں حاصل ہوئی؟

(د) غلہ منڈی اور فروٹ منڈی کی منتقلی کے بعد جن آڑھتیوں کو وہاں دکانیں الاٹ کی جائیں گی ان کے پاس پہلی منڈیوں میں موجود دکانوں کا کیا سٹیٹس ہوگا، کیا یہ ان کے پاس رہیں گی یا ان سے واپس لے لی جائیں گی؟

(تاریخ وصولی 5 مارچ 2015 تاریخ ترسیل 4 جون 2015)

جواب

وزیر زراعت

(الف) مارکیٹ کمیٹی ٹوبہ ٹیک سنگھ 1941 میں قائم کی گئی۔

(ب) مارکیٹ کمیٹی ٹوبہ ٹیک سنگھ کے پاس 298 دکانات ہیں جن میں 127 آڑھتیوں کی ملکیت ہیں اور رینٹ کی 171 دکانات مارکیٹ کمیٹی کی ملکیتی ہیں جبکہ غلہ منڈی کا رقبہ 48 کنال 4 مرلہ 128 مربع فٹ ہے۔ غلہ منڈی 99 سالہ لیز پر بلدیہ سے مارکیٹ کے نام 1961 کو ٹرانسفر ہوئی جس میں آڑھتیان کی دکانات ملکیتی ہیں۔ آفس بلڈنگ، گیراج، ریسٹ ہاؤس، 2 عدد گڈز خانہ غلہ منڈی میں موجود ہیں۔

(ج) مارکیٹ کمیٹی کو درج بالا سال میں کل 62 لاکھ 21 ہزار 583 روپے کی آمدن ہوئی۔ مدات کی تفصیل اس طرح سے ہے.

لائسنس فیس	مارکیٹ فیس	کرایہ دکانات	پارکنگ فیس	ریٹ لسٹ	پراپرٹی ٹرانسفر فیس	منافع	متفرق	میزان
2 لاکھ 66	42 لاکھ	15 لاکھ	1 لاکھ	1 لاکھ	98 ہزار	16 ہزار	32 ہزار	62 لاکھ

290ہزار	53ہزار 382	28 ہزار402	69 ہزار70	57 ہزار 500		639	300	21 ہزار583

(د) پرانی سبزی منڈی میں آڑھتی حضرات کے پاس جو دکانات ہیں وہ TMA کی ملکیت ہیں اور وہ TMA کے کرایہ دار ہیں۔ نئی سبزی منڈی کی منتقلی کے بعد دکانات TMA کے کنٹرول میں ہونگی اور اس کا فیصلہ TMA کرے گی۔

جبکہ غلہ منڈی میں آڑھتی حضرات کے پاس جو دکانات ہیں وہ ان کی ملکیت ہیں اور انہی کے پاس رہیں گی۔

(تاریخ وصولی جواب یکم فروری 2016)

گوجرانوالہ: غلہ منڈی شہر سے باہر منتقل کرنے کا مسئلہ

*6449: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) غلہ منڈی گوجرانوالہ کتنے رقبہ پر محیط ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ غلہ منڈی گوجرانوالہ اندرون شہر واقع ہونے، جگہ کم ہونے اور ٹریفک مسائل کی وجہ سے بہت سے زمیندار اپنی زرعی پیداوار غلہ منڈی میں لاکر فروخت کرنے کی بجائے مجبوراً مڈل مین کو فروخت کر دیتے ہیں، جس کی وجہ سے انہیں اپنی محنت کا پورا معاوضہ نہیں ملتا ہے؟

(ج) مارکیٹ کمیٹی گوجرانوالہ کو سال 14-2013 اور 15-2014 کے دوران غلہ منڈی گوجرانوالہ سے کتنی آمدن کس کس مد میں حاصل ہوئی؟

(د) کیا حکومت اپنی آمدن بڑھانے اور زمینداروں کے وسیع تر مفاد میں غلہ منڈی شہر سے باہر وسیع جگہ منتقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات سے معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی یکم اپریل 2015 تاریخ ترسیل 22 جون 2015)

جواب

وزیر زراعت

(الف) غلہ مندی گوجرانوالہ 4 ایکڑ رقبہ پر محیط ہے۔

(ب) جی ہاں یہ درست ہے۔

(ج) درج بالا سالوں میں غلہ منڈی گوجرانوالہ سے کل 6لاکھ 88ہزار310 روپے کی آمدن ہوئی ۔سال واراور مد وار تفصیل اس طرح سے ہے۔

سال	لائسنس فیس	مارکیٹ فیس
2013-14	1لاکھ 38ہزار روپے	2لاکھ 40ہزار20روپے
2014-15	1لاکھ 24ہزار500روپے	1لاکھ 85ہزار790روپے

(د) مارکیٹ کمیٹی گوجرانوالہ نے اپنی آمدن بڑھانے اور زمینداروں کے وسیع تر مفاد کی خاطر غلہ منڈی شہر سے باہر وسیع جگہ پر منتقل کرنے کے لیے نوٹیفائیڈ ایریا میں سروے کرنے کے بعد پانچ موزوں ترین جگہوں کا انتخاب کر رکھا ہے جن کی تفصیل اس طرح سے ہے۔

1۔ نزد جی ٹی روڈ بر لب راجباہ لوھیانوالہ ریلوے پھاٹک۔

2۔ بائی پاس نواب چوک نزد سیٹیزن میرج ہال۔

3۔ راجباہ لوھیانوالہ نزد میڈیکل کالج۔

4۔ بر لب راجباہ لوھیانوالہ موضع بڑانوالی نزد گوجرانوالہ سیالکوٹ روڈ۔

5۔ بر لب راجباہ لوھیانوالہ موضع گاگے والی نزد گوجرانوالہ سیالکوٹ روڈ۔

آڑھتیوں سے مشاورت جاری ہے اور باہمی رضامندی سے کسی ایک موزوں جگہ کا انتخاب کر لیا جائے گا۔

<u>(تاریخ وصولی جواب یکم فروری2016)</u>

<u>سیالکوٹ میں سبزی وفروٹ منڈیوں سے متعلقہ تفصیلات</u>

*6783: <u>چودھری محمد اکرام</u>: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ضلع سیالکوٹ میں سبزی اور فروٹ منڈیوں کی کتنی تعداد ہے اور کہاں کہاں واقع ہیں رقبہ اور دکانوں کی علیحدہ علیحدہ تفصیل فراہم کریں؟

(ب) ضلع سیالکوٹ میں سال 2013 تا2015 زراعت کی ترقی کے لئے کون کونسی مشینری چالو حالت میں ہے اور کسانوں کو کون کون سی سہولیات مہیا کی جارہی ہیں، تفصیل فراہم کریں؟

(ج) محکمہ زراعت ضلع سیالکوٹ میں کتنے دفاتر کہاں کہاں واقع ہیں اوران میں کتنا سٹاف تعینات ہے، تفصیل فراہم کریں۔

(د) کیایہ درست ہے کہ ضلع سیالکوٹ میں کسانوں کو جعلی دوائیاں اور کھاد فروخت کی جارہی ہے اگر ہاں تو2013 سے2015 تک کتنے دکانداروں کے خلاف کارروائی ہوئی؟

(تاریخ وصولی2 جون2015 تاریخ ترسیل 31 جولائی2015)

جواب

وزیرزراعت

(الف) ضلع سیالکوٹ میں سبزی وفروٹ منڈیوں کی تعداد3 ہے جائے مقام رقبہ اوردکانوں کی تفصیلات اس طرح سے ہیں۔

نمبر شمار	نام وجائے مقام	رقبہ	تعداد دکانات
1	سبزی وفروٹ منڈی، ایمن آباد روڈ سیالکوٹ	19ایکڑ8مرلہ	269
2	سبزی وفروٹ منڈی ریلوے روڈ، پسرور	3ایکڑ	46
3	سبزی وفروٹ منڈی پسرور روڈ ڈسکہ	5ایکڑ	44

(ب) مذکورہ ضلع میں سال2013 تا2015 زراعت کی ترقی کے لئے مجموعی طورپر چالو حالت مشینری اور کسانوں کو سہولیات کی فراہمی کی تفصیل اس طرح سے ہے۔

چالو حالت مشینری

بلڈوزر:4عدد ہینڈبورنگ پلانٹس:13عدد پاوروینچ:2عدد الیکٹرک زرسٹیویٹی میٹر:2عدد

سہولیات

زمین کی ہمواری کے لئے بلڈوزرز کی فراہمی۔

رعائتی نرخوں پر ٹیوب ویل بورکرنے کی سہولت۔

زیرزمین پانی کی خصوصیات اور گہرائی جانچنے کے لئے الیکٹرک زرسٹیویٹی میٹر کی فراہمی۔

کھالہ جات کی اصلاح و پختگی۔

غیر نہری علاقہ میں آبپاشی کی سکیموں (Irrigation Schemes) کی تکمیل۔

ہمواری زمین کے لئے لیزر لینڈ لیولرز کی خرید کے لئے مالی معاونت۔

ڈرپ سپرنکلر سسٹم (جدید نظام آبپاشی) کی تنصیب کے لئے مالی اعانت۔

گاؤں گاؤں تربیت کے سلسلہ میں ربیع اور خریف کی فصلات کے متعلق 356021 کاشتکاروں کو جدید ٹیکنالوجی پر تربیت دی گئی اور ان فصلات کا 160347 عدد زرعی لٹریچر تقسیم کیا۔

زرعی ٹیکنالوجی سے روشناس کرنے کے لئے ربیع فصلات کے 240 اور خریف فصلات کے لئے 240 نمائشی پلاٹس لگائے۔ ان کے علاوہ پروجیکٹ کے تحت سبزیات کے 38 اور دالوں کے 14 نمائشی پلاٹس بھی لگائے اور آدھی قیمت پر دالوں کے بیج کے 496 پیکٹ اور 4 ڈرلیں بھی مہیا کیں۔

کچن گارڈننگ سکیم کے تحت موسم گرما اور سرما کی سبزیات کے 17000 سیڈ پیکٹ تقسیم کئے۔

کھادوں کے متناسب استعمال اور فروغ پیداوار کے حصول کے لئے قرعہ اندازی میں کامیاب قرار پانے والے 40 کاشتکاروں کو دھان اور باجرے کے 40 ایکڑ رقبے پر نمائشی پلاٹ کے لئے مفت زرعی کھادیں اور Inputs مہیا کئے گئے۔

کاشتکاروں کو گندم، دھان، مکئی، کماد، سبزیات و باغات کے کھیتوں کی بلا معاوضہ پیسٹ سکاؤٹنگ کی گئی اور کسانوں کو بروقت ضرر رساں کیڑوں اور بیماریوں کے حملہ سے آگاہ کیا گیا۔

14215 کسانوں کو زہروں کے صحیح طریقہ استعمال کی عملی تربیت دی گئی۔

ادویات کو صحیح طریقے سے ذخیرہ اور استعمال کرنے کی تربیت کے لئے کل 824 پیسٹی سائیڈ ڈیلرز بشمول 461 پرانے اور 363 نئے کامیاب امیدواروں کو سرٹیفکیٹ دیئے گئے۔

(ج) محکمہ زراعت سے متعلقہ تمام شعبہ جات کے ضلع سیالکوٹ میں واقع کل 21 دفاتر ہیں، سٹاف کی کل تعداد 294 ہے۔ تمام تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(د) مذکورہ سالوں کے دوران جعلی ادویات اور جعلی کھادوں کے خلاف 983 سیمپل لئے گئے جس میں 31 غیر معیاری پائے گئے اور 40 FIR درج کروائی گئیں جبکہ کھاد کی زائد نرخوں پر فروخت

پر 321 ڈیلروں کے خلاف کارروائی کی گئی اور ان سے 6 لاکھ 55 ہزار 600 روپے جرمانہ وصول کیا گیا۔

(تاریخ وصولی جواب یکم فروری 2016)

سال 2015: گندم کی خریداری کے ہدف سے متعلقہ تفصیلات

***6986: محترمہ لبنیٰ فیصل:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) 2015 میں گندم کی پیداوار کا ہدف کیا تھا؟

(ب) کیا ہدف کے مطابق گندم کی پیداوار ہوئی اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا تھیں؟

(ج) حکومت پنجاب نے گندم کی پیداوار کو بڑھانے کے لئے کیا انتظامات کئے ہیں اور کسانوں کو اس حوالے سے کس طرح سہولیات بہم پہنچائی جا رہی ہیں، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 17 اگست 2015 تاریخ ترسیل 30 ستمبر 2015)

جواب

وزیر زراعت

(الف) سال 15-2014 میں پنجاب کے لئے گندم کا پیداواری ہدف 1 کروڑ 95 لاکھ ٹن تھا۔

(ب) گندم کی پیداوار ہدف سے کچھ کم ہوئی جو کہ 1 کروڑ 92 لاکھ 80 ہزار ٹن رہی جو کہ ہدف سے صرف 1.1 فیصد کم ہے۔ کمی کی وجوہات اس طرح سے ہیں:

مارچ کے مہینے میں دھان کے علاقوں میں زیادہ بارشوں کی وجہ سے کئی جگھوں پر پانی کھڑا ہونے کی وجہ سے گندم کی فصل خراب ہوئی۔

زیادہ بارشوں کی وجہ سے زمین نرم ہونے کے باعث آندھیوں کی وجہ سے فصل گر گئی اور گندم کا دانہ ٹھیک طور پر نشوونما نہیں پا سکا۔

مختلف علاقوں میں ژالہ باری سے بھی گندم کی فصل کو کافی نقصان ہوا۔

(ج) گندم کی پیداوار بڑھانے اور سہولیات کی فراہمی کی تفصیل اس طرح سے ہے:

پنجاب کے تمام 23800 دیہات میں ہر گاؤں کے ایک کاشتکار کو 4 ایکڑ زمین کے لئے ترقی دادا اور جڑی بوٹیوں سے محفوظ بیج مفت فراہم کیا جا رہا ہے تاکہ اگلے سال اس کی پیداوار کو

گاؤں کے دوسرے کاشتکاروں کو عام گندم کی قیمت پر بطور بیج تقسیم کر کے گندم کی زیادہ سے زیادہ پیداوار حاصل کی جاسکے۔

وفاقی حکومت کی طرف سے مختلف کھادوں پر 200 روپے سے 500 روپے تک فی بوری سبسڈی دی ہے۔اس کے لئے 20 ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔

گندم کی مشینی کاشت کے فروغ کے منصوبے کے تحت پنجاب بھر میں ہر یونین کونسل کی سطح پر ایک کاشتکار کو مشینری اور زرعی آلات کا سیٹ فراہم کیا جائے گا جس کو وہ دوسرے کاشتکار کو خدمات فراہم کرنے کے لئے کرایہ پر دے گا۔

گندم کے چھوٹے کاشتکاروں کو آسان اقساط پر قرضہ جات بھی دیئے جارہے ہیں۔

گندم کی ایک نئی ورائٹی اُجالا۔2016 متعارف کروائی گئی ہے۔یہ کم دورانیے کی زیادہ پیداوار دینے والی قسم ہے۔

(تاریخ وصولی جواب یکم فروری 2016)

پاکپتن: محکمہ زراعت کے دفاتر سے متعلقہ تفصیلات

*7061: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع پاکپتن میں محکمہ زراعت کے کتنے دفاتر کہاں کہاں اور کس کس شعبہ جات کے ہیں؟

(ب) ان دفاتر کے سال 14۔2013 اور 15۔2014 کے اخراجات کی تفصیل مدوائز بتائیں؟

(ج) کیایہ درست ہے کہ ضلع ھذا محکمہ زراعت کے ایک دفتر کا ریکارڈ آگ کی وجہ سے جل گیا ہے اگر ہاں تو اس دفتر کا نام اور ریکارڈ کو آگ کس وجہ سے لگی، کیااس بابت انکوائری ہوئی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 2 ستمبر 2015 تاریخ ترسیل 27 اکتوبر 2015)

جواب

وزیر زراعت

(الف) ضلع پاکپتن میں محکمہ زراعت کے تمام شعبہ جات کے کل 22 دفاتر ہیں۔شعبہ جات اور جائے مقام کی تفصیل جز(الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب)ان دفاتر کے 14۔2013 اور 15۔2014 بالا دونوں سالوں کے اخراجات بالترتیب 14 کروڑ 80 لاکھ 28 ہزار 269 روپے اور 14 کروڑ 58 لاکھ 87 ہزار 827 روپے رہے۔ تفصیل جز(ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

(ج) جی ہاں یہ درست ہے کہ ضلع پاکپتن میں محکمہ زراعت، شعبہ اصلاح آبپاشی کے ضلعی آفیسر کے دفتر کا ریکارڈ اکتوبر 2015 میں آگ لگنے کی وجہ سے جل گیا تھا۔

محکمہ نے ڈسٹرکٹ آفیسر ضلع پاکپتن کو معطل کر کے ڈائریکٹر جنرل (توسیع) کو انکوائری آفیسر مقرر کر دیا ہے۔ انکوائری رپورٹ آنے پر ذمہ داروں کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی کی جائے گی۔

(تاریخ وصولی جواب یکم فروری 2016)

ضلع پاکپتن: پختہ کھالہ جات سے متعلقہ تفصیلات

*7130: ڈاکٹر مراد راس: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع پاکپتن میں پچھلے پانچ سالوں کے دوران جن کھالہ جات کو پختہ کیا گیا ان کے نام و مقام سے آگاہ کریں، ان کھالہ جات کو پختہ کرنے پر کتنے اخراجات ہوئے؟

(ب) مذکورہ ضلع میں کتنے کھالہ جات ایسے ہیں جو ابھی تک پختہ نہ کئے گئے، ان کو کب تک پختہ کر دیا جائے گا؟

(ج) 16۔2015 کے دوران کتنے اور کون کون سے مزید کھالہ جات پختہ کئے جائیں گے، ان کے نام و مقام سے آگاہ کریں؟

(تاریخ وصولی یکم ستمبر 2015 تاریخ ترسیل 27 اکتوبر 2015)

جواب

وزیر زراعت

(الف) ضلع پاکپتن میں کل 1192 کھالہ جات ہیں جن میں سے 1045 کو پختہ کیا جا چکا ہے جبکہ گزشتہ پانچ سالوں کے دوران 213 کھالہ جات کو پختہ کیا گیا۔ جن پر 49 کروڑ 46 لاکھ 55 ہزار 758 روپے لاگت آئی۔ ان کے نام، مقام اور اخراجات کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب)مذکورہ ضلع میں 147 کھالہ جات ایسے ہیں جو ابھی تک پختہ نہ کئے گئے ہیں اوران کھالہ جات کو آئندہ سالوں کے دوران پختہ کیا جائے گا۔ بشرطیکہ زمینداران اس کام کے لئے محکمہ کو درخواست دیں اور حصہ داران، کچے کھال کی اصلاح اور پختہ کھال کے لئے راج / مزدوروں کی مزدوری جو کہ حصہ داران کھال کے ذمہ ہوتی ہے، کے لئے راضی ہوں۔

(ج)16۔2015 کے دوران 24 کھالہ جات کی اصلاح و پختگی کی جارہی ہے۔ جن کی تفصیل (ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب یکم فروری 2016)

گندم و کپاس کے نئے بیجوں سے متعلقہ تفصیلات

*7132: ڈاکٹر مراد راس: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پچھلے تین سالوں کے دوران گندم اور کپاس کے بیجوں کے بارے میں جو نئی تحقیق کی گئی اس کی مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) کس کس فصل کے نئے بیج دریافت کئے گئے اور ان کے استعمال سے کسانوں کو کیا فوائد حاصل ہونگے؟

(ج) ان بیجوں کو تمام کسانوں تک پہنچانے کا کیا میکنزم اختیار کیا جارہا ہے؟

(د) کیا ہمارے تحقیقاتی ادارے انٹرنیشنل سطح پر ان بیجوں کو متعارف کروارہے ہیں؟

(تاریخ وصولی یکم ستمبر 2015 تاریخ ترسیل 27 اکتوبر 2015)

جواب

وزیر زراعت

(الف) پچھلے تین سالوں کے دوران گندم اور کپاس کے بیجوں کے بارے میں نئی تحقیق کی تفصیلات اس طرح سے ہیں۔

گندم

گندم کے تحقیقی ادارے گندم کی بیماریوں کے خلاف قوت مدافعت رکھنے والی اقسام، موسمی تبدیلی، پانی کی کمی کو برداشت کرنے والی اقسام، علاقے کے لحاظ سے اور فصلوں کی کاشت کے لحاظ سے

نئی اقسام دریافت کرنے میں مصروف ہیں۔ پچھلے تین سالوں میں گندم کی دو نئی اقسام دریافت کی گئیں جس کی تفصیل اس طرح سے ہے۔

نام قسم گندم	سال دریافت	خصوصیات
گلیکسی13	2013	اگیتی، پچھیتی کاشت کے لئے موزوں، بیماریوں کے خلاف قوت مدافعت اور بہتر چپاتی
اُجالا	2016	پچھیتی کاشت کے لئے موزوں، کم دورانیہ، زیادہ درجہ حرارت برداشت کرنے والی

کپاس

کاٹن ریسرچ انسٹیٹیوٹ، فیصل آباد اور اس کے ذیلی ادارے دن رات کپاس کی نئی اقسام کی تیاری میں مصروف ہیں۔ کپاس کی فصل کو پتا مروڑ وائرس، رس چوسنے والے (Chewing) اور کتر کر کھانے والے کیڑوں جیسے مسائل کا سامنا ہے۔ بدلتے موسمی حالات کے پیش نظر زیادہ گرمی برداشت کرنے اور پانی کی کمی برداشت کرنے والی اقسام کی ضرورت ہے۔ پچھلے تین سالوں میں کپاس کی 10 نئی اقسام دریافت کی گئی ہیں جن کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ادارہ نے پچھلے تین سالوں میں گندم، کپاس، چاول، گنا، سبزیات، دالیں، کینو، آڑو، پھولوں اور زیتون کی نئی اقسام دریافت کیں۔ یہ تمام فصلیں زیادہ پیداواری صلاحیت کے ساتھ ساتھ بیماریوں کے خلاف قوت مدافعت، پانی کی کمی اور موسمی تبدیلی کو برداشت کرنے کی بھی صلاحیت رکھتی ہیں۔ فصلات کے نام اور خصوصیات کی تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) پنجاب سیڈ کونسل نئے تیار شدہ بیج کی عام کاشت کے لئے منظوری دیتا ہے۔ اس منظوری کے بعد ادارہ تحقیقاتِ بیسک بیج، پنجاب سیڈ کارپوریشن اور پرائیویٹ کمپنیوں کو مہیا کرتا ہے۔ یہ ادارے اس سیڈ کو اپنے فارموں پر ملٹی پلائی (Multiply) کر کے تصدیق شدہ بیج کسانوں کو مہیا کرتے ہیں۔

(د) ہمارے تحقیقاتی ادارے پنجاب کیلئے اقسام تیار کرتے ہیں تاہم یہ بیج باقی صوبوں میں بھی کاشت کیے جاتے ہیں اور یہ بیج ان فصلوں پر کام کرنے والے متعلقہ بین الاقوامی اداروں کو بھی مہیا کیے جاتے ہیں جو کہ اس کو تحقیقی مقاصد کے لیے استعمال کرتے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب یکم فروری 2016)

نارووال: سرکاری اراضی سے متعلقہ تفصیلات

***7160: جناب منان خان: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-**

(الف) ضلع نارووال میں محکمہ زراعت کی کتنی سرکاری اراضی ہے اور یہ اراضی کہاں کہاں واقع ہے؟

(ب) کتنی اراضی لیز/پٹہ / ٹھیکہ پر ہے اور اس سے سالانہ کتنی آمدن ہو رہی ہے؟

(ج) کتنی سرکاری اراضی محکمہ کی خالی کہاں کہاں پڑی ہوئی؟

(د) کتنی اراضی پر لوگوں نے ناجائز قبضہ کیا ہوا ہے؟

(ہ) کیا خالی اراضی کو حکومت استعمال میں لانا چاہتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 9 اکتوبر 2015 تاریخ ترسیل 2 نومبر 2015)

جواب

وزیر زراعت

(الف) محکمہ زراعت (توسیع) کے شعبہ اڈاپٹیو ریسرچ، فارم کوٹ نیناں تحصیل شکر گڑھ ضلع نارووال میں 54 ایکڑ 4 کنال 2 مرلے زرعی اراضی ہے جس میں سے 6 ایکڑ 6 کنال 6 مرلے اراضی سڑکوں اور عمارتوں پر مشتمل ہے جبکہ بقیہ 47 ایکڑ 5 کنال اور 16 مرلے اراضی پر محکمہ زراعت کی طرف سے زرعی تجربات کئے جاتے ہیں تاکہ فی ایکڑ زیادہ پیداوار کے حصول کے لئے درکار عوامل معلوم کئے جا سکیں۔

اس تجرباتی فارم پر گندم، چاول، مونگ، ماش اور ربیع و خریف کے چارہ جات پر مقامی حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے تحقیق کی جاتی ہے۔

(ب) ضلع نارووال میں محکمہ زراعت کی کوئی سرکاری اراضی لیز، پٹہ یا ٹھیکہ پر نہ ہے بلکہ خود کاشت کی جاتی ہے جس سے گزشتہ سال 15-2014 میں کل 15 لاکھ 49 ہزار 640 روپے آمدن ہوئی۔

(ج) اس فارم کی کوئی سرکاری اراضی خالی نہ ہے۔

(د) اس جز کا جواب جز (ب) اور جز (ج) میں دے دیا گیا ہے۔

(ہ) اس جز کا جواب جز (ج) میں دے دیا گیا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب یکم فروری 2016)

حلقہ پی پی 134 نارووال میں ایگریکلچر ریسرچ سنٹر سے متعلقہ تفصیلات

***7162: جناب منان خان: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-**

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی 134 نارووال میں ایگریکلچر ریسرچ سنٹر بنانے کے لئے زمین خرید کی گئی ہے اگر ہاں تو یہ زمین کتنی ہے؟

(ب) اس زمین کا سٹیٹس کیا ہے؟

(ج) کیا حکومت اس جگہ ریسرچ سنٹر بنانے کا جلد از جلد ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 9 اکتوبر 2015 تاریخ ترسیل 2 نومبر 2015)

جواب

وزیر زراعت

(الف) یہ درست نہ ہے۔ محکمہ زراعت نے حلقہ پی پی 134 نارووال میں ریسرچ سنٹر کے لئے کوئی زمین نہیں خریدی ہے۔

(ب) اس جز کا جواب جز (الف) میں دے دیا گیا ہے۔

(ج) محکمہ زراعت شعبہ آڈپٹو ریسرچ کا ایک ریسرچ سنٹر ضلع نارووال میں پہلے ہی کام کر رہا ہے جس میں زرعی تجربات کئے جاتے ہیں تاکہ فی ایکڑ زیادہ سے زیادہ پیداوار کے حصول کے لئے درکار عوامل معلوم کئے جاسکیں۔ اس تجرباتی فارم پر گندم، چاول، مونگ، ماش اور ربیع و خریف کے چارہ جات پر مقامی حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے تحقیق کی جاتی ہے۔

لہذا ضلع نارووال میں مزید کسی نئے ریسرچ سنٹر بنانے کی ضرورت نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب یکم فروری 2016)

لاہور — رائے ممتاز حسین بابر

یکم فروری 2016 — سیکرٹری

بروز بدھ 3 فروری 2016 محکمہ جات 1۔ زراعت 2۔ یوتھ افیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت کے سوالات و جوابات کی فہرست اور نام اراکین اسمبلی

نمبر شمار	نام رکن اسمبلی	سوالات نمبر
1	چودھری افتخار احمد چھچھر	3249
2	ڈاکٹر سید وسیم اختر	3319۔3318
3	محترمہ خدیجہ عمر	5603۔5601
4	جناب محمد ارشد ملک، ایڈووکیٹ	5673۔5670
5	جناب امجد علی جاوید	6284۔5643
6	جناب رمیش سنگھ اروڑہ	6680
7	محترمہ نگہت شیخ	5713
8	جناب احسن ریاض فتیانہ	7061۔6927
9	میاں طارق محمود	6208۔
10	میاں طاہر	6210۔6209
	جناب محمد آصف باجوہ، ایڈووکیٹ	6245
	چودھری اشرف علی انصاری	6449
	چودھری محمد اکرام	6783
	محترمہ لبنیٰ فیصل	6986
	ڈاکٹر مراد راس	7132۔7130
	جناب منان خان	7162۔7160

19واں اجلاس

خفیہ

ایوان میں پیش کیے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

صوبائی اسمبلی پنجاب

بروز بدھ 3 فروری 2016

فہرست غیر نشان زدہ سوالات اور جوابات

بابت

محکمہ جات

1۔ یوتھ افیئر، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت

2۔ زراعت

لاہور: سال 13-2012 کے سپورٹس فیسٹیول سے متعلقہ تفصیلات

7: میاں محمد اسلم اقبال: کیا وزیر یوتھ افیئر، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ کھیل کا کل سالانہ بجٹ سال 13-2012 کا کتنا تھا؟

(ب) سپورٹس فیسٹول پر پچھلے سال کتنے اخراجات کیے گئے؟

(ج) اس میں بننے والے ریکارڈز کو رجسٹرڈ کروانے کے لئے گینز بک آف ورلڈ ریکارڈ کو فی ریکارڈ کتنی رقم ادا کی گئی؟

(د) سال 13-2012 میں ہر کھیل کے ایونٹ پر اٹھنے والے اخراجات کی تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ہ) سال 13-2012 کے تمام ایونٹس پر کتنے سپونسر نے کتنی رقم کس مرحلہ میں دی، تفصیلات بتائی جائیں؟

(تاریخ وصولی 03 مارچ 2014 تاریخ ترسیل 5 مئی 2014)

(جواب موصول نہیں ہوا)

صوبہ بھر میں محکمہ زراعت کے ریسرچ سنٹر / انسٹیٹیوٹ سے متعلقہ تفصیلات

33: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ پنجاب میں محکمہ زراعت کے زیر انتظام کتنے ریسرچ سنٹر / انسٹیٹیوٹ کہاں کہاں کب سے کام کر رہے ہیں؟

(ب) ان ریسرچ سنٹرز نے اب تک گندم، چاول، چارہ جات اور سبزیات کی کون کونسی اقسام دریافت کی ہیں اور ان سے کیا بہتری آئی ہے؟

(ج) کیا ان ریسرچ سنٹرز میں غیر ملکی ماہرین سے بھی استفادہ کیا جاتا ہے؟

(د) 2010ء سے آج تک گندم، چاول، چارہ جات اور سبزیات کی کونسی اقسام ملک میں دریافت کی گئیں اور کونسی درآمد کی گئیں ہیں، معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 27 مارچ 2014 تاریخ ترسیل 13 مئی 2014)

جواب

وزیر زراعت

(الف) صوبہ پنجاب میں محکمہ زراعت کے زیر انتظام کل 27 ریسرچ سنٹر / انسٹیٹیوٹ اور 36 ذیلی ادارے کام کر رہے ہیں۔ جائے مقام اور دیگر تفصیلات (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ب) ان ریسرچ سنٹرز نے اب تک گندم، چاول، چارہ جات اور سبزیات کی جو اقسام دریافت کی ہیں ان کے نام اور بہتری کی تفصیلات (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ج) جی ہاں ان ریسرچ سنٹرز میں غیر ملکی ماہرین سے استفادہ کیا جاتا ہے۔ یہ ریسرچ سنٹر جدید زرعی تحقیق کے بین الاقوامی اداروں کے ساتھ مل کر کام کر رہے ہیں۔ جن میں تحقیق کے مشترکہ منصوبے بھی شامل ہیں۔ ہر سال غیر ملکی سائنسدان

دورے کرتے ہیں جن کی سائنسی استعداد سے بھی بھرپور فائدہ اٹھایا جاتا ہے۔مزید براں ان ریسرچ سنٹرز کے زرعی ماہرین کو تربیت کیلئے بیرون ملک بھیجا جاتا ہے تاکہ وہ وہاں ہونے والی جدید ریسرچ سے استفادہ کر سکیں۔

(د) 2010ء سے آج تک ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ، فیصل آباد نے گندم، چاول، چارہ جات اور سبزیات کی جو اقسام دریافت کی ہیں ان کی تصیل (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب یکم فروری 2016)

یوتھ فیسٹیول 13۔2012 کے ایونٹس / اخراجات اور انعامات

8: میاں محمد اسلم اقبال: کیا وزیر یوتھ افیئر، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) محکمہ کھیل میں بلحاظ عہدہ کتنی Strength ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ یوتھ فیسٹیول کے کھیلوں کے معاملے میں شرکت کے لئے مختلف یونیورسٹی اور کالجز کو خط لکھ کر بلایا جاتا ہے؟

(ج) سال 13۔2012 میں سپورٹس فیسٹیول میں جتنے بھی ایونٹ منعقد ہوئے، ان کی تفصیل مع اخراجات بیان کی جائے؟

(د) جن افراد کو سال 13۔2012 کے یوتھ فیسٹیول میں محکمہ سپورٹس کی جانب سے کوئی نقد رقم یا انعام دیا گیا تو اس کی مکمل تفصیلات بیان کی جائیں؟

(تاریخ وصولی 03 مارچ 2014 تاریخ ترسیل 5 مئی 2014)

(جواب موصول نہیں ہوا)

سیالکوٹ: کچے کھالوں کو پختہ بنانے سے متعلقہ تفصیلات

41: جناب محمد آصف باجوہ، ایڈووکیٹ: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

پی پی 130 ڈسکہ میں 11 مئی 2013ء تا حال محکمہ زراعت نے کتنے کچے کھالوں کو پختہ کیا ہے اور آئندہ سال میں کتنے مزید کچے کھالوں کو پختہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

(تاریخ وصولی 5 مئی 2014 تاریخ ترسیل 30 مئی 2014)

جواب

وزیر زراعت

تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ کے حلقہ پی پی 130 میں کل کھالہ جات کی تعداد 58 ہے جن میں سے 20 کھالہ جات پختہ کئے جا چکے ہیں۔ جبکہ 38 کھالہ جات ابھی پختہ نہیں ہیں۔ 11 مئی 2013ء تا حال 2 کھالہ جات پختہ کئے گئے ہیں۔

مزید برآں حکومت پنجاب کے پروگرام "پنجاب میں آبپاش زراعت کی پیداواری صلاحیت بڑھانے کا منصوبہ' (PIPIP) کے تحت زیادہ سے زیادہ کھالہ جات پختہ کئے جائیں گے بشرطیکہ زمیندار کھال پختہ کرنے کی درخواست دیں اور اپنے حصے کا کام بھی مکمل کریں۔

(تاریخ وصولی جواب یکم فروری 2016)

گوجرانوالہ میں گراؤنڈ اور سٹیڈیم سے متعلقہ تفصیلات

51: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر یوتھ افیئر، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گوجرانوالہ میں کون کونسے کھیلوں کے لئے گراؤنڈ یا سٹیڈیم موجود ہیں، کیا ان گراؤنڈ یا اسٹیڈیم میں کھیلوں کے لئے ضلعی انتظامیہ سے اجازت لینا ضروری ہوتا ہے، اگر ہاں تو اس کا Criteria کیا ہے؟

(ب) کیا حلقہ پی پی 93 گوجرانوالہ کی عوام کو کھیلوں کے لئے گراؤنڈ میسر ہیں، تو تفصیل فراہم کریں؟

(ج) اگر مذکورہ حلقہ کی عوام کے لئے کھیلوں کے لئے گراؤنڈ نہ ہیں تو کیا حکومت کھیلوں کے فروغ کے لئے گراؤنڈ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

(تاریخ وصولی 5 مئی 2014 تاریخ ترسیل 6 جون 2014)

جواب

وزیر یوتھ افیئر، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت

(الف) تفصیل گراؤنڈز: 1۔ جناح کرکٹ سٹیڈیم سیالکوٹ روڈ گوجرانوالہ، 2۔ منی سپورٹس کمپلیکس شیخوپورہ روڈ، گوجرانوالہ، 3۔ سٹی سپورٹس کمپلیکس کمشنر روڈ، گوجرانوالہ، 4۔ جمنیزیم ہال شیخوپورہ روڈ، گوجرانوالہ، 5۔ لیڈیز سپورٹس کلب، گوجرانوالہ، 6۔ حیدری انڈر پاس گراؤنڈ جی ٹی روڈ گوجرانوالہ، 7۔ صغیر پارک گراؤنڈ نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ 8۔ سپورٹس کلب دھوبی گھاٹ گوجرانوالہ، 9۔ عبدالوکیل خان سٹیڈیم جی ٹی روڈ کامونکی، 10۔ منی سپورٹس سٹیڈیم شریف پورہ کامونکی، 11۔ سپورٹس سٹیڈیم جی ٹی روڈ وزیر آباد، 12۔ سکول کلسٹر گراؤنڈ دھونکل وزیر آباد، 13۔ سپورٹس ہال نوشہرہ ورکاں

گراؤنڈ یا سٹیڈیم میں کھیلنے کے لئے ضلعی انتظامیہ کی اجازت ضروری ہے۔ گوجرانوالہ میں کمشنر گوجرانوالہ ڈویژن کھیلنے کی اجازت دیتے ہیں۔ بشرطیکہ i) گراؤنڈ فارغ ہو، ii) سیکورٹی کا مناسب انتظام ہو۔

(ب) حلقہ 93 میں کوئی گراؤنڈ موجود نہ ہے۔

(ج) گورنمنٹ گراؤنڈ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے بشرطیکہ اس کے لئے جگہ وقف کی جائے اور محکمہ سپورٹس کے نام کی جائے۔

(تاریخ وصولی جواب 01 جولائی 2015)

مکئی کی امدادی قیمت مقرر کرنے سے متعلقہ تفصیلات

100: میاں خرم جہانگیر وٹو: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

مکئی کی امدادی قیمت مقرر کرنے کے حوالے سے حکومت پنجاب کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(تاریخ وصولی 23 مئی 2014 تاریخ ترسیل 24 جون 2014)

جواب

وزیر زراعت

گندم اور دھان کے بعد مکئی ایک اہم غذائی فصل ہے۔ اس کی پیداوار میں اضافہ کے لئے محکمہ زراعت کوشاں ہے۔ گذشتہ پانچ سالوں کے دوران مکئی کی اوسط پیداوار 52.4 من سے 62 من فی ایکڑ تک بڑھ گئی ہے۔ مقامی مارکیٹ میں اس کی قیمت 950 سے 980 روپے فی من ہے۔ جس سے کاشت کار کی فی ایکڑ آمدن بھی بڑھی ہے۔

علاوہ ازیں حکومت مشینری اور پانی کی مد میں بھی کافی رقم خرچ کر رہی ہے۔ مکئی کی طلب مقامی منڈی میں بھی بہت ہے اور اس کی قیمتیں بھی مستحکم ہیں اس لئے صوبائی حکومت مکئی کی امدادی قیمت مقرر کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی۔

(تاریخ وصولی جواب یکم فروری 2016)

گوجرانوالہ میں Prototype جمنیزیم کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

471: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر یوتھ افیئر، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گوجرانوالہ میں شیخوپورہ روڈ پر Prototype Gymnasium کی تعمیر کب شروع کی گئی نیز یہ بھی بتائیں کہ مذکورہ Gymnasium کی تعمیر کب تک مکمل کر دی جائے گی؟

(ب) مذکورہ Gymnasium کتنے رقبہ پر محیط ہے اور اس کی تعمیر پر کل کتنی لاگت آئے گی؟

(ج) مذکورہ Gymnasium کا estimate کتنی بار Revise کیا گیا؟

(د) مذکورہ Gymnasium میں کس کس کھیل کی سہولت میسر ہو گی اور اس میں کب تک کھیلوں کا آغاز کر دیا جائے گا؟

(ہ) کیا حکومت گوجرانوالہ میں Synthetic Athletic track اور Swimming Fool بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(تاریخ وصولی 2 جنوری 2015 تاریخ ترسیل 13 فروری 2015)

جواب

وزیر یوتھ افیئر، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت

(الف) گوجرانوالہ میں شیخوپورہ روڈ پر Prototype Gymnasium کی تعمیر 08-2007 میں شروع ہوئی Gymnasium کی تعمیر مکمل ہو گئی ہے۔

(ب) مذکورہ Gymnasium 21 کنال 6 مرلہ پر محیط ہے اس کی تعمیر پر 81.748M ملین رقم خرچ ہوئی ہے۔

(ج) مذکورہ Gymnasium کا Estimate تین دفعہ Revise کیا گیا ہے۔

(د)مذکورہ Gymnasium میں باسکٹ بال، والی بال، ریسلنگ، جوڈو کراٹے، تائیکوانڈو، بیڈمنٹن، ٹیبل ٹینس کھیلنے کی سہولت ہوگی۔

(ہ)جی ہاں حکومت Swimming Pool اور Synthetic Athletic Track بنانے کا ارادہ رکھتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب یکم فروری 2016)

کپاس کی امدادی قیمت سے متعلقہ تفصیلات

107: میاں خرم جہانگیر وٹو: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

حکومت نے کپاس کی امدادی قیمت کا کوئی فیصلہ کیا ہے اگر نہیں تو اس حوالے سے حکومت پنجاب کیا اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 23 مئی 2014 تاریخ ترسیل 24 جون 2014)

جواب

وزیر زراعت

کپاس پاکستان کی ایک اہم فصل ہے۔ اس کی فی ایکڑ پیداوار بڑھانے کے لئے کوششیں کی جا رہی ہیں۔ گزشتہ 5 سال میں کپاس کی اوسطاً پیداوار میں 18.03 من سے 23.0 من فی ایکڑ اضافہ ہوا ہے اور کاشتکار کی فی ایکڑ آمدن میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ علاوہ ازیں حکومت مشینری اور پانی کی مد میں بھی کافی رقم خرچ کر رہی ہے۔ کپاس کی طلب مقامی منڈی میں بھی بہت ہے اور اس کی قیمتیں بھی مستحکم ہیں اس لئے صوبائی حکومت کپاس کی امدادی قیمت مقرر کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی۔

(تاریخ وصولی جواب یکم فروری 2016)

گوجرانوالہ میں منی سٹیڈیم میں دکانوں سے متعلقہ تفصیلات

472: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر یوتھ افیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گوجرانوالہ میں شیخوپورہ روڈ پر واقع Mini Stadium میں کتنی دکانیں بنائی گئی تھیں اور ان دکانوں سے ماہانہ کتنا Revenue اکٹھا ہوتا ہے؟

(ب)مذکورہ اسٹیڈیم سے ملحقہ Sports Gymnasium کی تعمیر کب شروع کی گئی اور اس کی تعمیر کب تک مکمل ہو جائے گی؟

(ج)مذکورہ Gymnasium کتنے رقبہ پر محیط ہے اور اس کی تعمیر پر کل کتنی لاگت آئی گی؟

(د)مذکورہ Gymnasium میں کس کس کھیل کی سہولت میسر ہوگی، معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 2 جنوری 2015 تاریخ ترسیل 13 فروری 2015)

جواب

وزیر یوتھ افیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت

(الف) گوجرانوالہ شیخوپورہ روڈ پر واقع Mini Stadium ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے تعمیر کیا جس میں 29 دکانیں بنائی گئی تھیں جو کہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی رپورٹ کے مطابق 2006 میں Lease Out کر دی گئی تھیں ماہانہ کرایہ 1 روپے مربع فٹ کے حساب سے۔ /17,400 روپے سالانہ ریونیو بنتا ہے۔

(ب) مذکورہ سٹیڈیم میں Sports Gymnasium کی تعمیر 2015 میں ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی طرف سے کمشنر گوجرانوالہ کی ہدایت پر شروع ہوئی جو کہ فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے ابھی مکمل نہ ہوئی ہے ڈسٹرکٹ گورنمنٹ جلد مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

(ج) مذکورہ Gymnasium کا رقبہ 2 ایکڑ پر محیط ہے اور اس کی تعمیر پر ابھی تک۔ /3,25,00,000 روپے لاگت آئی ہے۔

(د) مذکورہ Gymnasium میں باسکٹ بال، والی بال، جوڈو کراٹے، تائیکووڈو، بیڈ منٹن، ٹیبل ٹینس کھیلنے کی سہولت میسر ہو گی۔

(تاریخ وصولی جواب یکم فروری 2016)

چاول کی امدادی قیمت مقرر کرنے سے متعلقہ تفصیلات

109: میاں خرم جہانگیر وٹو: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

کیا حکومت چاول کی مدادی قیمت مقرر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو اس حوالے سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 23 مئی 2014 تاریخ ترسیل 24 جون 2014)

جواب

وزیر زراعت

دھان کی فی ایکڑ پیداوار پچھلے پانچ سال میں 33.3 من سے 34.08 من ہو گئی ہے جس سے فی ایکڑ منافع میں اضافہ ہوا ہے۔

علاوہ ازیں حکومت مشینری اور پانی کی مد میں بھی کافی رقم خرچ کر رہی ہے۔ چاول کی طلب مقامی منڈی میں بھی بہت ہے اور اس کی قیمتیں بھی مستحکم ہیں اس لئے صوبائی حکومت چاول کی امدادی قیمت مقرر کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی۔

(تاریخ وصولی جواب یکم فروری 2016)

منڈی بہاؤالدین: ملکوال میں کھیلنے کے گراؤنڈ سے متعلقہ تفصیلات

506: جناب شفقت محمود: کیا وزیر یوتھ افیئر، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ملکوال ضلع منڈی بہاؤالدین کے اندر کھیلنے کے لئے کوئی گراؤنڈ موجود نہ ہے؟

(ب) کیا گورنمنٹ مذکورہ شہر میں کوئی گراؤنڈ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(تاریخ وصولی 22 جنوری 2015 تاریخ ترسیل 4 فروری 2015)

جواب

وزیر یوتھ افیئر، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت

(الف) درست ہے۔

(ب) حکومت پنجاب محکمہ سپورٹس کے بجٹ 16-2015 میں تحصیلوں کی سطح پر سٹیڈیم کی تعمیر کے منصوبہ جات میں ضلع منڈی بہاؤالدین کی تحصیل ملکوال میں سٹیڈیم کی تعمیر کا منصوبہ شامل ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 16 ستمبر 2015)

ضلع راجن پور میں پختہ کھالوں سے متعلقہ تفصیلات

115: سردار علی رضا خان دریشک: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راجن پور میں کتنے کھال پختہ ہیں؟

(ب) سال 2010ء تا 2013ء حلقہ پی پی 247 میں کتنے کھال پختہ کئے گئے ہیں؟

(ج) اس وقت حلقہ ہذا میں کن کن کھالوں کو پختہ کرنے کا کام جاری ہے نیز کھالوں کو پختہ کرنے کا طریق کار بتایا جائے؟

(تاریخ وصولی 27 مئی 2014 تاریخ ترسیل 18 جون 2014)

جواب

وزیر زراعت

(الف) ضلع راجن پور میں اب تک 1,401 کھالہ جات پختہ کئے جا چکے ہیں۔

(ب) حلقہ پی پی 247، راجن پور میں مذکورہ عرصہ کے دوران 17 کھالہ جات کو پختہ کیا گیا ہے۔

(ج) مذکورہ حلقہ میں اس وقت 5 کھالہ جات پر اصلاح و پختگی کا کام جاری ہے۔ جن کی تفصیل جز (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

کھالہ جات کی اصلاح کے لئے درج ذیل طریقہ کار وضع کیا گیا ہے۔

شعبہ اصلاح آبپاشی کا عملہ زیر اصلاح کھال پر ایک انجمن اصلاح آبپاشاں تشکیل دیتا ہے جو کھال کے حصہ داروں پر مشتمل ہوتی ہے۔ جسے اصلاح آبپاشی اور انجمن آبپاشاں آرڈیننس / ایکٹ مجریہ 1981ء کے تحت رجسٹرڈ کیا جاتا ہے۔

انجمن آبپاشاں متعلقہ ضلعی آفیسر (اصلاح آبپاشی) سے ایک تحریری معاہدہ کرتی ہے جس میں محکمہ اور کاشتکاروں کے مابین فرائض اور ذمہ داریوں کا تعین درج ہوتا ہے۔ اس میں رقوم کی ادائیگی سمیت دیگر امور کی تفصیل بھی درج ہوتی ہے۔

اصلاح آبپاشی کا عملہ انجمن آبپاشاں کے تعاون سے متعلقہ کھال کا سروے مکمل کر کے تعمیری لاگت کا تخمینہ تیار کرتا ہے جس کی مشاورتی ادارہ، جو کہ اس وقت نیسپاک (NESPAK) ہے، تصدیق کرتا ہے جبکہ اس کی فنی منظوری مجاز اتھارٹی دیتی ہے۔

انجمن آبپاشاں، سرکاری کھال کے پختہ کئے جانے والے حصہ کو چھوڑ کر بقیہ کھال کو گرادیتی ہے اور کھال کے کناروں سے جملہ جھاڑیاں، سرکنڈہ اور جڑی بوٹیاں صاف کر کے اسے محکمانہ معیار کے مطابق از سرِ نو دوبارہ تعمیر کرتی ہے اور پختہ کھال کے لئے بیڈ تیار کرتی ہے۔

کچے کھال کی محکمانہ معیار کے مطابق اصلاح کے بعد اس میں منظور شدہ جگہوں پر پختہ نکے نصب کئے جاتے ہیں اور پلیاں تعمیر کی جاتی ہیں۔

کھال کو منظور شدہ ڈیزائن کے مطابق منتخب جگہوں سے پختہ تعمیر کیا جاتا ہے۔ اصلاح آبپاشی کا عملہ، کھال کی تعمیر کیلئے فنی معاونت فراہم کرتا ہے اور کام کے فنی معیار کو قائم رکھنے کیلئے کھال کا معائنہ کرتا رہتا ہے۔ کھال کی معیار کے مطابق تکمیل ضلعی آفیسر (اصلاح آبپاشی) کی رپورٹ مشاورتی ادارے "نیسپاک" کی تصدیق کے بعد ہی مصدقہ تسلیم کی جاتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب یکم فروری 2016)

فیصل آباد میں ہاکی گراؤنڈز کی تفصیلات

527: میاں طاہر: کیا وزیر یوتھ افیئر، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد میں ہاکی کے گراؤنڈ کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) ضلع فیصل آباد میں ہاکی کے کتنے ٹورنامنٹ سال 14-2013 اور 15-2014 کے دوران منعقد کروائے گئے اور ان پر کتنی رقم حکومت نے خرچ کی، تفصیل بتائی جائے۔

(ج) کیا حکومت ضلع فیصل آباد میں ہاکی کے کھیل کے فروغ کے لئے کوئی اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک، نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

(تاریخ وصولی 22 جنوری 2015 تاریخ ترسیل 4 فروری 2015)

جواب

وزیر یوتھ افیئر، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت

(الف) ضلع فیصل آباد میں ہاکی کے 44 گراؤنڈز موجود ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع فیصل آباد میں ہاکی کے سال 14-2013 میں 7 ٹورنامنٹ منعقد ہوئے جس پر گورنمنٹ کے مبلغ -/2,25,000 روپے خرچ ہوئے۔

سال 15-2014 میں 3 ٹورنامنٹ منعقد ہوئے جس پر گورنمنٹ کے مبلغ -/92,500 روپے خرچ ہوئے۔

(ج) ضلع فیصل آباد میں ہاکی کے فروغ کے لیے درج ذیل 3 عدد ہاکی گراؤنڈز زیر تعمیر ہیں۔

1۔ ہاکی گراؤنڈ ملٹی پرپز اسٹیڈیم چک جھمرہ 2۔ ہاکی گراؤنڈ منی اسٹیڈیم ساہیوانوالہ 3۔ ہاکی گراؤنڈ ملٹی پرپز اسٹیڈیم رجانہ روڈ سمندری

انٹرنیشنل لیول کے ہاکی اسٹیڈیم میں بلیوٹرف بچھانے کے لیے حکومت پنجاب کو سفارشات بھجوائی جاچکی ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 01 جولائی 2015)

ساہیوال میں مارکیٹ کمیٹیوں سے متعلقہ تفصیلات

281:جناب محمد ارشد ملک، ایڈووکیٹ: کیاوزیرزراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں مارکیٹ کمیٹیوں کی تعداد کتنی ہے؟

(ب)ان مارکیٹ کمیٹیوں کی سال 12-2011، 13-2012،اور 14-2013 کی آمدن اوراخراجات بتائیں؟

(ج)ان مارکیٹ کمیٹیوں کے ایڈمنسٹریٹرزاور چیئرمینوں کے نام اور عرصہ تعیناتی سے آگاہ کریں نیز کتنے عرصہ کے لئے تعیناتی ہوتی ہے؟

(د)ان مارکیٹیوں نے 12-2011ء، 13-2012ء اور 14-2013ء کے دوران کتنی رقم کن کن ترقیاتی منصوبوں پر خرچ کی ہے، تفصیل سے وضاحت کریں؟

(تاریخ وصولی 25 اگست 2014 تاریخ ترسیل 9 ستمبر 2014)

جواب

وزیرزراعت

(الف) ضلع ساہیوال میں مارکیٹ کمیٹیوں کی تعداد 3 ہے جوکہ ساہیوال، چیچہ وطنی اور کسووال ہیں۔

(ب)ان تینوں مارکیٹ کمیٹیوں کی آمدن اوراخراجات کی تفصیل اس طرح سے ہے۔

1۔ مارکیٹ کمیٹی ساہیوال

سال	آمدن(روپوں میں)	اخراجات(روپوں میں)
2011-12	19کروڑ95لاکھ34ہزار312	95لاکھ17ہزار979
2012-13	1کروڑ17لاکھ69ہزار967	18کروڑ93لاکھ72ہزار972
2013-14	77لاکھ60ہزار676	1کروڑ8لاکھ44ہزار92

2۔ مارکیٹ کمیٹی چیچہ وطنی

سال	آمدن(روپوں میں)	اخراجات(روپوں میں)
2011-12	77لاکھ21ہزار346	74لاکھ88ہزار825
2012-13	84لاکھ70ہزار371	90لاکھ97ہزار480
2013-14	85لاکھ88ہزار404	83لاکھ50ہزار995

3۔ مارکیٹ کمیٹی کسووال

سال	آمدن(روپوں میں)	اخراجات(روپوں میں)
2011-12	20لاکھ82ہزار771	20لاکھ76ہزار416
2012-13	22لاکھ30ہزار305	22لاکھ59ہزار938
2013-14	20لاکھ19ہزار110	20لاکھ53ہزار344

(ج)ان مارکیٹ کمیٹیوں کے چیئرمینوں کے نام اور عرصہ تعیناتی کی تفصیل اس طرح سے ہے۔

نمبر شمار	نام چیئرمین	نام مارکیٹ کمیٹی	عہدہ	تاریخ تعیناتی
1	اکرام الحق زاہد بھٹی	ساہیوال	چیئرمین	18.08.2011
2	ساجد علی بھٹی	چیچہ وطنی	چیئرمین	18.08.2011
3	چوہدری محمد زمان کلا	کسووال	چیئرمین	18.08.2011

چیئرمین کی تعیناتی تین سال کیلئے ہوتی ہے۔ موجودہ چیئرمینوں کی عرصہ تعیناتی ایک ماہ قبل ختم ہو چکی ہے۔

(د)ان مارکیٹ کمیٹیوں نے 12-2011، 13-2012 اور 14-2013 کے دوران ترقیاتی منصوبوں پر کوئی رقم خرچ نہ کی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب یکم فروری 2016)

فیصل آباد: محکمہ آثار قدیمہ کی عمارات، مقامات اور عملہ سے متعلقہ تفصیلات

528: میاں طاہر: کیا وزیر یوتھ افیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اٹھارویں ترمیم کے بعد محکمہ آثار قدیمہ کو ضلع فیصل آباد میں کون کونسی عمارات، مقامات صوبہ کو منتقل ہوئے ہیں، ان مقامات، عمارات کے نام اور جگہ کی تفصیل بتائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ عمارات، مقامات کے ساتھ عملہ بھی منتقل ہوا ہے جو ان کی نگرانی دیکھ بھال کرتے ہیں، تفصیل عہدہ، گریڈ وائز اور سامان کی تفصیل بھی فراہم کریں؟

(ج) ان عمارات، مقامات کی دیکھ بھال پر صوبائی حکومت نے سال 13-2012، 14-2013 اور 15-2014 کے دوران کتنی رقم خرچ کی ہے، تفصیل سال اور جگہ وائز فراہم کریں؟

(تاریخ وصولی 22 جنوری 2015 تاریخ ترسیل 4 فروری 2015)

جواب

وزیر یوتھ افیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت

(الف) اٹھارویں ترمیم سے قبل وفاقی حکومت کے ماتحت محکمہ آثار قدیمہ نے ضلع فیصل آباد میں کسی عمارت یا آثار قدیمہ کو تاریخی ورثہ قرار نہ دیا تھا۔ لہذا اٹھارویں ترمیم کے تحت ضلع فیصل آباد میں کوئی تاریخی عمارت محکمہ آثار قدیمہ، حکومت پنجاب کو منتقل نہ ہوئی ہے۔

(ب) اٹھارویں ترمیم کے بعد چونکہ ضلع فیصل آباد میں واقع کوئی تاریخی عمارت محکمہ آثار قدیمہ پنجاب کو منتقل نہیں ہوئی لہذا نگرانی اور دیکھ بھال کرنے والے ملازمین و سامان مہیا نہ ہوا ہے۔

(ج) درج بالا جوابات میں بتایا جا چکا ہے کہ ضلع فیصل آباد میں واقع کوئی عمارت محکمہ آثار قدیمہ پنجاب کو منتقل نہیں ہوئی ہے اس لیے محکمہ ہذا نے مذکورہ سالوں میں کوئی رقم خرچ نہ کی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب یکم جولائی 2015)

تحصیل فورٹ عباس میں سیم سے متاثرہ اراضی سے متعلقہ تفصیلات

363:جناب محمد نعیم انور: کیاوزیرزراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل فورٹ عباس سیم سے متاثرہ اراضی کتنی ہے اور کتنے عرصہ سے ہے؟

(ب) کیا حکومت نے اس سیم زدہ اراضی کو قابل کاشت بنانے کا کوئی منصوبہ بنایا ہے؟

(تاریخ وصولی یکم ستمبر 2014 تاریخ ترسیل 9 جنوری 2015)

جواب

وزیرزراعت

(الف) تحصیل فورٹ عباس کا تقریباً 5 ہزار ایکڑ سے زائد رقبہ 1986ء سے سیم زدہ ہے جو کہ کامرانی بنگلہ سے شروع ہو کر ولر بنگلہ تک پھیلا ہوا ہے۔

(ب) جنوبی پنجاب میں کلراٹھی زمینوں کی بحالی کے سلسلے میں ایک منصوبہ

Strengthening of Soil Salinity Research on Salt Affected Soil & Brackish Water in the Southern Punjab

برائے مالی سال 11-2010 سے 13-2012 کے دوران 4 کروڑ 83 لاکھ 58 ہزار روپے سے مکمل کیا گیا۔
اس منصوبے کے تحت رحیم یار خان میں سوائل سلینیٹی ریسرچ سٹیشن قائم ہوا جس میں 55 ایکڑ رقبے پر نمائشی پلاٹ لگائے گئے۔
اسی منصوبے کو جاری رکھتے ہوئے 14-2013 کے دوران حکومت پنجاب کی معاونت سے جپسم اور دیگر پیداواری مداخل فراہم کر کے جنوبی پنجاب کے پانچ اضلاع بہاولنگر، ملتان، مظفر گڑھ، لیہ اور رحیم یار خان میں کاشت کاروں کے اشتراک سے 64 لاکھ 49 ہزار روپے سے ایک ہزار ایکڑ رقبے کی اصلاح کی۔ مالی سال 15-2014 میں بھی یہی اسٹیشن 98 لاکھ 85 ہزار روپے سے مزید ایک ہزار ایکڑ رقبے کی کسانوں کے اشتراک سے اصلاح کر رہا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب یکم فروری 2016)

ٹوبہ ٹیک سنگھ میں جمنیزیم سے متعلقہ تفصیلات

538:جناب امجد علی جاوید: کیاوزیریوتھ افیئر، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں جمنیزیم تعمیر کیا گیا ہے اس پر کل کتنی لاگت آئی ہے؟

(ب) اس جمنیزیم کی تعمیر کس سال میں شروع ہوئی اور کس سال میں مکمل ہوئی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس جمنیزیم میں ابھی تک کھیل اور ورزش کی سرگرمیاں شروع نہیں ہو سکیں، تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(تاریخ وصولی 22 جنوری 2015 تاریخ ترسیل 4 فروری 2015)

جواب

وزیریوتھ افیئر، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت

(الف) درست ہے کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں جمنیزیم تعمیر کیا گیا ہے اس جمنیزیم پر 42.833 ملین روپے لاگت آئی ہے۔

(ب) اس جمنیزیم کی تعمیر سال 2006 میں شروع ہوئی اور تکمیل جون 2012 میں ہوئی۔

(ج) درست ہے کہ اس جمنیزیم میں ابھی تک کھیل اور ورزش کی سرگرمیاں شروع نہیں ہو سکیں کیونکہ یہ جمنیزیم ابھی تک محکمہ سپورٹس کو Hand over نہیں کیا گیا کیونکہ ابھی اس کی Third Party Validation ہونا باقی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 22 اکتوبر 2015)

ضلع اٹک میں سال 2004ء سے اب تک کاشت رقبہ کی تفصیلات

454: جناب محمد شاویز خان: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع اٹک میں گزشتہ دس سالوں میں کتنا رقبہ کاشت ہوا ہے اور ابھی مزید کتنا رقبہ قابل کاشت بنایا جا سکتا ہے؟

(ب) محکمہ زراعت ضلع اٹک میں بنجر رقبہ کو قابل کاشت بنانے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

(ج) ای ڈی او زراعت ضلع اٹک کو گزشتہ مالی سال کے دوران کتنا بجٹ دیا گیا اور یہ بجٹ کون کون سی مد میں خرچ کیا گیا؟ تفصیل بتائی جائے۔

(تاریخ وصولی 19 دسمبر 2014 تاریخ ترسیل 23 جنوری 2015)

جواب

وزیر زراعت

(الف) گزشتہ دس سال کے دوران ضلع اٹک میں مندرجہ ذیل رقبہ کاشت کیا گیا۔

سال	کاشتہ رقبہ (ایکڑ)
2004-05	345883
2005-06	362582
2006-07	457290
2007-08	476953
2008-09	501318
2009-10	407772
2010-11	462729
2011-12	489182
2012-13	503646
2013-14	494343

ضلع اٹک میں اس وقت مزید 199048 ایکڑ زمین ہے جو زیر کاشت لانے کے قابل ہے۔ جس کو مشینری کے استعمال اور پانی کی دستیابی بہتر بنا کر قابل کاشت بنایا جا سکتا ہے۔

(ب) تکمیل کردہ کاموں کی تفصیل

نمبر شمار	سال	دیواریں/پکی اور کچے پتھروں کی تفصیل	سپل وے	جی آئی وائر سپر	پختہ نکاس	ٹوٹل کام	قابل کاشت رقبہ (ایکڑ)
1	2004-05	7	21	0	0	28	168
2	2005-06	11	08	05	02	26	156
3	2006-07	27	18	06	02	53	318
4	2007-08	20	21	05	03	49	294
5	2008-09	26	17	05	01	49	294
6	2009-10	18	20	05	01	44	264
7	2010-11	16	23	02	02	43	258
8	2011-12	19	12	06	08	45	270
9	2012-13	14	16	13	05	48	288
10	2013-14	14	24	12	0	50	300
	کل ٹوٹل	172	180	59	24	435	2610

دفتر ہذا نے مختلف سکیموں کے تحت درج ذیل کام کروائے گئے۔

نمبر شمار	سال	منی ڈیم	پانڈز	لفٹ ایریگیشن سکیم	کنواں جات	ٹوٹل کام	قابل کاشت رقبہ (ایکڑ)
1	2004-05	7	21	0	0	28	168
2	2005-06	11	08	05	02	26	156
3	2006-07	27	18	06	02	53	318
4	2007-08	20	21	05	03	49	294
5	2008-09	26	17	05	01	49	294
6	2009-10	18	20	05	01	44	264

(ج) ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ آفیسر زراعت اٹک مالی سال 14-2013ء بجٹ و اخراجات کی تفصیل:۔

بجٹ کوڈ	بجٹ مد	بجٹ الاٹمنٹ	خرچ
A011-1	تنخواہ آفیسر	776000	519723
A01151	تنخواہ عملہ	982000	735747
A01201	کل الاؤنس	1863000	1204970
A01274	میڈیکل چارجز	20000	0

76385	90000	گاڑی مرمت	A13001
2600	15000	مینٹیننس اینڈ ایکیوپمنٹس	A13101
0	5000	فرنیچر مرمت	A13201
178235	200000	ٹی اے	A03805
0	5000	کرایہ ٹرانسپورٹ	A03806
358664	400000	پٹرول	A03807
32944	45000	ٹیلیفون	A03202
8000	8000	ڈاک ٹکٹ	A03201
52778	60000	سٹیشنری	A03901
2160	10000	پرنٹنگ	A03902
3912	6000	اخبار	A03905
0	6000	وردی ڈرائیور	A03906
3000	5000	ٹوکن ٹیکس سرکاری گاڑی	A03407
0	30000	اخبار اشتہارات	A03907
12802	15000	سٹور اشیاء	A03942
40493	45000	متفرق	A03970
3232413	4586000	کل بجٹ و اخراجات	

(تاریخ وصولی جواب یکم فروری 2016)

ضلع چنیوٹ میں تاریخی عمارات سے متعلقہ تفصیل

560: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر یوتھ افیئر، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع چنیوٹ میں کل کتنی تاریخی عمارتیں ہیں نیز ان تاریخی عمارتوں کے کیا کیا نام ہیں مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع چنیوٹ میں تمام تاریخی عمارتیں گورنمنٹ پنجاب کی ملکیت ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع میں چند ایک تاریخی عمارتیں حکومت پنجاب کی تحویل میں ہیں جبکہ دیگر باقی عمارتیں حکومت پاکستان کے کنٹرول میں ہیں؟

(تاریخ وصولی 02 جنوری 2015 تاریخ ترسیل 14 اپریل 2015)

جواب

وزیر یوتھ افیئر، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت

(الف) ضلع چنیوٹ میں درج ذیل تاریخی عمارات محفوظ قرار دی گئی ہیں۔

1۔ شاہی مسجد (چنیوٹ شہر)

2۔ گلزار محل (چنیوٹ شہر)

3۔ دو تاریخی مقامات (پہاڑ راک کارونگ) تحصیل چنیوٹ

4۔ مقبرہ شاہ برہان

(ب) ضلع چنیوٹ میں واقع درج ذیل تاریخی عمارات حکومت پنجاب کی ملکیت ہیں۔

1۔ شاہی مسجد چنیوٹ (محکمہ اوقاف)

2۔ مقبرہ شاہ برہان (محکمہ آثار قدیمہ)

3۔ راکس کارونگ (محکمہ مائنز اینڈ منرل)

4۔ گلزار محل (پرائیویٹ ملکیت)

(ج) ضلع چنیوٹ میں واقع تاریخی عمارات شاہی مسجد اور راکس کارونگ حکومت پنجاب کی تحویل میں ہیں جبکہ مقبرہ شاہ برہان اٹھارویں ترمیم کے بعد وفاقی حکومت کے تحت محکمہ آثار قدیمہ و میوزیم سے محکمہ آثار قدیمہ حکومت پنجاب کو منتقل ہوا۔

(تاریخ وصولی جواب 18 اگست 2015)

محکمہ زراعت کی طرف سے کسانوں کو فراہم کی جانے والی سہولیات کی تفصیلات

457: جناب محمد شاویز خان: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ زراعت پنجاب کسانوں کو کون کونسی سہولتیں فراہم کرتا ہے، تفصیل بیان کریں؟

(ب) کیا کسانوں میں شعور اجاگر کرنے کے لئے کوئی مہم بھی چلائی جاتی ہے اور اگر کوئی مہم چلائی جاتی ہے تو اس کی نوعیت کیا ہوتی ہے؟

(ج) کسانوں کی شکایت کے ازالہ کا کیا طریقہ کار ہے اور اس سال کتنے کسانوں کی شکایت دور کی گئی؟

(تاریخ وصولی 19 دسمبر 2014 تاریخ ترسیل 23 جنوری 2015)

جواب

وزیر زراعت

(الف) محکمہ زراعت پنجاب کی طرف سے کسانوں کو فراہم کی گئی سہولتوں کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) کسانوں میں شعور اُجاگر کرنے کے لیے مندرجہ ذیل اقدامات کیے جاتے ہیں۔

کسانوں کے ساتھ انفرادی واجتماعی رابطے پیدا کیے جاتے ہیں اور جدید پیداواری ٹیکنالوجی سے روشناس کرایا جاتا ہے۔

ہر گاؤں کی سطح پر تربیت کے دوران کاشتکاروں کو مختلف فصلات کی پیداواری ٹیکنالوجی سے آگاہی فراہم کی جاتی ہے اور چھپا ہوا لٹریچر بھی مہیا کیا جاتا ہے۔

مختلف فصلات کے اہم مراحل پر فارمر ڈے منائے جاتے ہیں اور کاشتکاروں کو جدید ٹیکنالوجی سے روشناس کرایا جاتا ہے۔

تمام بڑی فصلات کی پیداواری ٹیکنالوجی کی ترویج کے لیے کاشتکاروں کے کھیتوں پر نمایاں جگھوں پر نمائشی پلاٹس لگائے جاتے ہیں تاکہ وہ جدید کاشتکاری کو اپنی آنکھوں سے دیکھ جدید زراعت کی طرف توجہ کریں۔

(ج) شکایات کے ازالہ کا طریقہ کار اور شکایات کی تفصیل اس طرح سے ہے۔

کسانوں کو اپنے کھیت کی پیداوار کے متعلق کوئی بھی مسئلہ ہوتا ہے تو وہ محکمہ زراعت سے رابطہ کرتا ہے جہاں اس کو فوری حل بتا دیا جاتا ہے۔ اگر موقع پر مسئلہ کا حل نظر نہ آئے تو متعلقہ فصل کے اعلیٰ ماہرین سے رابطہ کر کے اس کا حل تلاش کیا جاتا ہے اور کسان کو وہ حل بتایا جاتا ہے۔

محکمہ زراعت کی فری ہیلپ لائین (0800-15000) ور (0800-29000) پر سال 14-2013 کے دوران کل 12543 ٹیلی فونز کالز موصول ہوئیں اور سب کے جوابات دیئے گئے۔

گاؤں گاؤں تربیت کے دوران کاشتکار زراعت کے افسران سے بالمشافہ اپنے مسائل کا حل پوچھتے ہیں۔

محکمہ زراعت نے کاشتکاروں کی رہنمائی کے لیے ایک نئے پراجیکٹ "پلانٹ کلینک" کا آغاز کیا ہے۔ جس میں زراعت آفیسر ایک نمایاں اور کھلی جگہ پر اپنا دفتر لگاتے ہیں۔ جہاں کاشتکاران کے پاس اپنے مسائل لاتے ہیں۔ پودوں پر لگی ہوئی بیماریوں اور کیڑوں کے حملہ یا دیگر مسائل کی نشاندہی کر کے ان کا مناسب حل بتایا جاتا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب یکم فروری 2016)

صوبائی دارالحکومت سمیت صوبہ بھر میں تاریخی عمارات کی منتقلی سے متعلقہ تفصیلات

606: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر یوتھ افیئر، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اٹھارہویں ترمیم کے بعد سال 2011 میں صوبائی دارالحکومت سمیت صوبہ بھر کی کون کونسی تاریخی عمارات / مقامات محکمہ ہذا کو منتقل کی گئیں ان کے نام، جگہ اور ان کا رقبہ کی تفصیل بتائیں؟

(ب) ان عمارات / مقامات کے ساتھ ساتھ کتنا سٹاف اور سامان محکمہ کو منتقل ہوا، مکمل تفصیل بتائی جائے؟

(ج) اگر ان عمارات / مقامات کی دیکھ بھال کے لئے صوبائی حکومت کو رقم بھی دی گئی تھی تو اس کی تفصیل بتائیں؟

(د) ان مقامات / عمارات کی دیکھ بھال کے لئے مالی سال 13-2012، 14-2013 اور 15-2014 کے دوران صوبائی حکومت نے جو رقم خرچ کی، اس کی تفصیل جگہ اور سال وائز بتائیں؟

(تاریخ وصولی 30 فروری 2015 تاریخ ترسیل 19 مارچ 2015)

جواب

وزیر یوتھ افیئر، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت

(الف) کل 149 عدد تاریخی عمارات پنجاب حکومت کو منتقل ہوئیں۔ (لسٹ فلیگ "اے" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(ب) ان عمارات / مقامات کے ساتھ کل 398 اسامیاں منتقل ہوئیں جن پر 364 ملازمین ڈیوٹی سرانجام دے رہے تھے۔ 34 اسامیاں خالی تھیں۔ (لسٹ فلیگ "بی" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

1۔ فرنیچر آئٹمز 1105 عدد 2۔ مشینری وغیرہ 351 عدد 3۔ ٹولز اینڈ پلانٹس 114 عدد

4۔ نوادرات 45,222 عدد 5۔ لائبریری کتب 15335 عدد 6۔ لیبارٹری انسٹرومنٹس 102 عدد

7۔ گاڑیاں 17 عدد (لسٹ فلیگ "سی") ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج)کوئی رقم نہیں دی گئی۔

(د)

سال	غیر ترقیاتی اخراجات	ترقیاتی اخراجات
2012-13	(ریگولر خرچہ)(لسٹ فلیگ "ڈی" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) 105.312ملین	20.744ملین
2013-14	101.106ملین	32.429ملین
2014-15	117.775ملین	88.000ملین

(تاریخ وصولی جواب یکم فروری2016)

حلقہ پی پی113(گجرات)میں کھال پختہ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

534:میاں طارق محمود: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)یکم جنوری2011سے آج تک پی پی113 ضلع گجرات میں کتنے کھال پختہ کئے گئے ان پر کتنی رقم خرچ ہوئی؟

(ب) اس سلسلہ میں جو رقم حصہ داروں اور زمینداروں کے ذمہ ہے اگر ہے تو کتنی رقم بقایا ہے؟

(ج) موجودہ مالی سال میں پختہ کھال بنانے کے لئے کتنی رقم رکھی گئی ہے اگر نہیں تو اس کی کیا وجہ ہے نیز اس حلقہ میں ابھی کتنے کھالہ جات پختہ نہ ہیں۔ان کے نام اور گاؤں بتائیں؟

(تاریخ وصولی20جنوری2015تاریخ ترسیل4فروری2015)

جواب

وزیر زراعت

(الف)حلقہ پی پی113 گجرات میں یکم جنوری2011سے2012-13-14تک5 کھال پختہ کیے گئے اور ان پر59لاکھ 39ہزار162روپے خرچ ہوئے۔

(ب)متعلقہ حصہ داروں اور زمینداروں کے ذمہ کوئی رقم بقایا نہ ہے۔

(ج)موجودہ مالی سال میں6 کھال تعمیر کئے جائیں گے اور اس کے لئے تقریباً70لاکھ روپے رکھے گئے ہیں۔تفصیل اس طرح سے ہے:۔

نمبر شمار	کھال نمبر	موضع
1	21980/R	شیخو چک
2	17283/R	شیخو چک
3	28240/R	ورائچانوالا
4	20955/R	کھوجہ
5	28288/R	سکریالی

6	17283/R	شیخو چک

مذکورہ حلقہ میں ابھی تک 24 کھالہ جات پختہ نہ کئے گئے ہیں۔ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب یکم فروری 2016)

قصبہ ملکہ ہانس پاکپتن میں سٹیڈیم سے متعلقہ تفصیلات

773: جناب احمد شاہ کھگہ: کیا وزیر یوتھ افیئر، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا قصبہ ملکہ ہانس ضلع پاکپتن میں کھیلوں کے لئے کوئی سٹیڈیم موجود ہے؟

(ب) اگر نہیں تو کیا حکومت وہاں پر بچوں کو فٹ بال، کرکٹ، ہاکی اور باسکٹ بال جیسی سرگرمیوں کو فروغ دینے کے لئے سٹیڈیم بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(تاریخ وصولی 10 اپریل 2015 تاریخ ترسیل 30 اپریل 2015)

جواب

وزیر یوتھ افیئر، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت

(الف) جی ہاں! یہ بالکل درست ہے کہ قصبہ ملکہ ہانس ضلع پاکپتن میں کھیلوں کے لیے کوئی سٹیڈیم موجود نہ ہے۔

(ب) گزارش ہے کہ قصبہ ملکہ ہانس ضلع پاکپتن کھیلوں کے لیے سٹیڈیم کی تعمیر کے لیے۔بحوالہ CM Directive نمبری DS(W)/CMO/14/AA-164/048648 مورخہ 24-12-2014 جناب اسسٹنٹ کمشنر پاکپتن کو حصول رقبہ برائے تعمیر سٹیڈیم کے لیے دفتر ڈسٹرکٹ سپورٹس آفیسر، پاکپتن کی طرف سے مراسلہ نمبری 6/DSO/PK/15 مورخہ 22-01-2015 اور نمبری DSO/PK/15/10 مورخہ 12-02-2015 (کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) تحریر کیا گیا ہے لیکن آج تک محکمہ مال کی جانب سے رقبہ کے حصول کے لیے کسی قسم کی کوئی تحریری اطلاع موصول نہ ہوئی ہے۔رقبہ مل جانے پر کھیلوں کے لیے قصبہ ملکہ ہانس پاکپتن میں سٹیڈیم کی تعمیر کے لیے کارروائی شروع کر دی جائے گی۔

(تاریخ وصولی جواب 1 جولائی 2015)

ساہیوال میں کھالہ جات پختہ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

543: جناب محمد ارشد ملک، ایڈووکیٹ: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں سال 2008ء سے اب تک جن کھالہ جات کو پختہ کیا گیا، ان کے نام و مقام سے آگاہ کریں؟

(ب) ان کھالہ جات کو پختہ کرنے کے لئے کتنے اخراجات ہوئے، نالہ وائز تفصیل بیان کریں؟

(ج) ان کھالہ جات کے لئے سال 2008ء سے اب تک کتنا بجٹ فراہم کیا گیا؟

(د) مذکورہ ضلع میں کتنے کھالہ جات ایسے ہیں جو ابھی تک پختہ نہیں کئے گئے ان کو کب تک پختہ کر دیا جائے گا؟

(ہ) 15-2014 کے دوران کتنے اور کون کون سے کھالہ جات پختہ کئے جائیں گے، نام و مقام سے آگاہ کریں؟

(تاریخ وصولی 20 جنوری 2015 تاریخ ترسیل 4 فروری 2015)

جواب

وزیر زراعت

(الف) ضلع ساہیوال کے کل 622 کھالہ جات میں سے سال 2008ء سے اب تک 310 کھالہ جات پختہ کئے جا چکے ہیں۔ تفصیل (الف / ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان کھالہ جات کی اصلاح و پختگی کے لئے مبلغ 31 کروڑ، 27 لاکھ، 46 ہزار، 551 روپے خرچ ہوئے۔ کھالہ وائز تفصیل (الف / ب) ایوان ک میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان کھالہ جات کی اصلاح و پختگی کے لئے 2008ء سے لے کر اب تک مبلغ 31 کروڑ، 27 لاکھ، 46 ہزار، 551 روپے کا بجٹ فراہم کیا گیا۔

(د) کل 622 کھالہ جات میں سے سال 2008ء سے اب تک 312 کھالہ جات ابھی تک پختہ نہ کئے گئے ہیں۔ حکومت پنجاب کے پروگرام" پنجاب میں آبپاش زراعت کی پیداواری صلاحیت بڑھانے کا منصوبہ "(PIPIP) کے تحت زیادہ سے زیادہ غیر اصلاح شدہ کھالہ جات جن میں زمینداران / حصہ داران اپنے حصے کا کام اور کچے کھال کی اصلاح کر لیں گے، کی آئندہ سالوں میں اصلاح کر دی جائے گی۔

(ہ) 15-2014ء کے دوران 42 کھالہ جات پر اصلاح و پختگی کا کام جاری ہے۔ تفصیل (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب یکم فروری 2016)

سپورٹس کی مد میں فراہم کردہ رقم سے متعلقہ تفصیلات

800: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر یوتھ افیئر، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حکومت نے سال 14-2013 اور 15-2014 کے دوران کل کتنی رقم سپورٹس کی مد میں مختص کی تھی؟

(ب) ان سالوں کے دوران صوبہ میں ضلع وائز کتنی رقم فراہم کی گئی؟

(ج) ضلع لاہور کو کتنی رقم ان سالوں کے دوران دی گئی؟

(تاریخ وصولی 10 اپریل 2015 تاریخ ترسیل 4 جون 2015)

جواب

وزیر یوتھ افیئر، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت

(الف) حکومت نے ڈسٹرکٹ سپورٹس آفس لاہور کو کھیلوں کی سرگرمیاں منعقد کروانے کیلئے سال 14-2013 کے دوران -/Rs:20,00,000 (بیس لاکھ روپے) اور سال 15-2014 کے دوران -/Rs:51,00,000 (اکیاون لاکھ روپے) سپورٹس مد میں مختص کیے تھے۔

(ب) حکومت نے ڈسٹرکٹ سپورٹس آفس لاہور کو کھیلوں کی سرگرمیاں منعقد کروانے کیلئے سال 14-2013 کے دوران -/Rs:20,00,000 (بیس لاکھ روپے) اور سال 15-2014 کے دوران -/Rs:51,00,000 (اکیاون لاکھ روپے) سپورٹس مد میں مختص کیے تھے۔

(ج)حکومت نے ڈسٹرکٹ سپورٹس آفس لاہور کو کھیلوں کی سرگرمیاں منعقد کروانے کیلئے سال 14-2013 کے دوران Rs:20,00,000/- (بیس لاکھ روپے) اور سال 15-2014 کے دوران Rs:51,00,000/- (اکیاون لاکھ روپے) سپورٹس مد میں مختص کیے تھے۔

(تاریخ وصولی جواب یکم فروری 2016)

حلقہ پی پی 222 میں کھالہ جات پختہ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

544: جناب محمد ارشد ملک، ایڈووکیٹ: کیا وزیرزراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی 222 ضلع ساہیوال میں کتنے کھالہ جات پختہ ہیں؟

(ب) 12-2011ء تا 14-2013ء حلقہ کے کتنے کھالہ جات پختہ کئے گئے ان کے نمبر اور گاؤں مع تخمینہ لاگت کی تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) اس وقت حلقہ ہذا میں کن کن کھالہ جات کو پختہ کرنے کا کام جاری ہے نیز کھالوں کو پختہ کرنے کے لئے کسانوں سے کتنے فیصد رقم وصول کی جاتی ہے؟

(د) مذکورہ حلقہ میں کتنے کھالہ جات ایسے ہیں جو ابھی تک پختہ نہیں ہو سکے، کیوں اور کب تک پختہ کر دیئے جائیں گے۔

(تاریخ وصولی 20 جنوری 2015 تاریخ ترسیل 17 مارچ 2015)

جواب

وزیرزراعت

(الف) متعلقہ حلقہ میں 218 کھالہ جات پختہ ہیں۔

(ب) 12-2011 تا 14-2013 میں مذکورہ حلقہ کے 8 کھالہ جات کی اصلاح و پختگی کی گئی ہے جن کی تفصیل معہ تخمینہ لاگت (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) رواں مالی سال کے دوران حلقہ ہذا میں مزید 8 کھالہ جات کی اصلاح و پختگی کا کام جاری ہے۔ تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

مزید برآں کھالوں کو پختہ کرنے کے لئے حکومت کسانوں سے کوئی رقم وصول نہیں کرتی۔ تاہم اس کام کے لئے راؤں اور مزدوروں کے کل اخراجات بذمہ حصہ داران کھال ہوتے ہیں جو وہ خود ہی اکٹھے کرکے خود ہی خرچ کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ کچے کھال کی اصلاح بھی کاشتکاروں کے ذمہ ہوتی ہے۔

(د) مذکورہ حلقہ میں 23 کھالہ جات ابھی تک پختہ نہ کئے گئے ہیں جس کی وجوہات کاشتکاروں کا اصلاح کے لئے درکار اپنے حصے کا کام نہ کرنا اور زمینداروں کے آپس کے تنازعات ہیں۔ حکومت پنجاب کے پروگرام "پنجاب میں آبپاش زراعت کی پیداواری صلاحیت بڑھانے کا منصوبہ" (PIPIP) کے تحت زیادہ سے زیادہ غیر اصلاح شدہ کھالہ جات جن میں زمینداران / حصہ داران اپنے حصے کا کام اور کچے کھال کی اصلاح کر لیں گے، کی آئندہ سالوں میں اصلاح کر دی جائے گی۔

(تاریخ وصولی جواب یکم فروری 2016)

لاہور: سٹیڈیم اور گراؤنڈز سے متعلقہ تفصیلات

801: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر یوتھ افیئر، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں کتنے سٹیڈیم اور گراؤنڈز کس کس کھیل کے ہیں؟

(ب) سال 14-2013 اور 15-2014 میں ان گراؤنڈ اور سٹیڈیم کی دیکھ بھال اور تعمیر و مرمت پر جو رقم خرچ کی گئی، اس کی تفصیل سال وائز اور گراؤنڈ وائز بتائیں؟

(ج) سال 15-2014 کے دوران کتنی رقم کھیلوں کے انعقاد پر خرچ ہو گی اور کون کونسے کھیل کہاں کہاں ہونگے؟

(د) کیا حکومت ضلع لاہور میں سپورٹس سٹیڈیم اور گراؤنڈ میں اضافہ کرنے یا نئے تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 10 اپریل 2015 تاریخ ترسیل 4 جون 2015)

جواب

وزیر یوتھ افیئر، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت

(الف) ضلع لاہور میں سٹیڈیم اور گراؤنڈ کی تفصیل (Annex A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ڈسٹرکٹ سپورٹس آفس لاہور کے پاس تفصیل (Annex A) کے مطابق ملکیتی / انتظامی اعتبار سے ضلع لاہور میں کوئی سٹیڈیم اور گراؤنڈ نہ ہے لہذا ڈسٹرکٹ سپورٹس آفس لاہور کو گراؤنڈز اور سٹیڈیم کی دیکھ بھال اور تعمیر و مرمت کے لیے فنڈز نہیں ملتے۔

(ج) ڈسٹرکٹ سپورٹس آفس لاہور نے سال 15-2014 کے دوران -/Rs:51,00,000 (اکیاون لاکھ روپے) کھیلوں کے انعقاد پر خرچ کیے کھیلوں کے شیڈول کی تفصیل ساتھ (Annex B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) حکومت ضلع لاہور میں سپورٹس سٹیڈیم اور گراؤنڈز میں اضافہ کرنے اور نئے تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے نئے سٹیڈیم اور گراؤنڈ کی تفصیل ساتھ (Annex C) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب یکم فروری 2016)

ایگریکلچر انجینئرنگ کا شعبہ زرعی زمینوں کو ہموار کرنے سے متعلقہ تفصیلات

574: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ایگریکلچر انجینئرنگ محکمہ کا دفتر عرصہ دراز سے کرایہ کی بلڈنگ میں ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ مذکورہ کو ضلعی حکومت کی جانب سے دفتر کے قیام کے لئے اراضی فراہم و مختص کی گئی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ دفتر کے قیام کے لئے مختص کی گئی اراضی کی شرائط کے مطابق اگر ایک مخصوص مدت تک محکمہ اس پر دفتر کی بلڈنگ تعمیر نہیں کرتا تو یہ الاٹمنٹ منسوخ ہو جائے گی، کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ مدت اس سال ختم ہو جائے گی؟

(د) کیا محکمہ دفتر کے قیام کے لئے الاٹ شدہ جگہ کو منسوخی سے بچانے کے لئے اس سال دفتر کی تعمیر کے لئے کوئی فنڈ جاری کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

(تاریخ وصولی 20 جنوری 2015 تاریخ ترسیل 13 مارچ 2015)

جواب

وزیر زراعت

(الف) درست ہے کہ محکمہ ایگریکلچرل انجینئرنگ کا دفتر سال 1984 میں شروع کیا گیا اور وہاں سے زمینداروں کو زمین ہموار کرانے کیلئے بلڈوزر جبکہ ٹیوب ویل ویل ڈرلنگ سے ڈرلنگ پلانٹ مہیا کیے جاتے ہیں اور محکمہ ہر ماہ کرایہ کی مد میں۔/Rs.21500 روپے ادا کر رہا ہے۔

(ب) درست ہے۔ دو کنال تین مرلہ اراضی خسرہ نمبر 1/21 مربع نمبر 6 چک نمبر 295 گ ب میں بذریعہ سیکرٹری گورنمنٹ آف پنجاب کالونیز ڈیپارٹمنٹ بحوالہ چھٹی نمبری CS2337 مورخہ 2010-8-20 الاٹ کی گئی ہے۔

(ج) درست ہے سیکرٹری کالونی پنجاب نے اپنے حکم نمبر CS2337 مورخہ 2010-08-20 میں تحریر فرمایا ہے کہ اگر پانچ سال کے اندر مذکورہ الاٹ شدہ رقبہ کے اندر تعمیر نہ کی گئی الاٹمنٹ آڈر منسوخ تصور ہوں گے اور یہ پانچ سالہ مدت مورخہ 2015-08-19 کو ختم ہو رہی ہے۔

(د) دفتر کی تعمیر کا بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ سے دسمبر 2014 میں تخمینہ جو کہ مبلغ 81 لاکھ 79 ہزار روپے بنوا کر (P.C.1) کے ہمراہ بمعہ مکمل کاغذات بذریعہ ڈائریکٹر جنرل ایگریکلچر (فیلڈ) پنجاب لاہور کی چھٹی نمبری 911/9-7-XV/Mech مورخہ 2014-08-12 کے تحت گورنمنٹ آف پنجاب، ایگریکلچرل ڈیپارٹمنٹ، لاہور کو بھیجے گئے ہیں۔ یہ درست ہے کہ اس مد میں ابھی تک کوئی رقم مختص نہ کی گئی ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب یکم فروری 2016)</u>

ضلع حافظ آباد میں کھیلوں کے فروغ کے لئے فنڈز کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

843: باؤ اختر علی: کیا وزیر یوتھ افیئر، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

کیا ضلع حافظ آباد میں کھیلوں کے فروغ کیلئے سال 12-2011 کے دوران کوئی فنڈز فراہم کیا گیا تو کس کس مد میں خرچ ہوا، سال وائز تفصیل بیان کریں؟

(تاریخ وصولی 24 مارچ 2015 تاریخ ترسیل 2 جون 2015)

جواب

وزیر یوتھ افیئر، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت

(الف) جی ہاں، ضلع حافظ آباد میں کھیلوں کے فروغ کے لئے ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی طرف سے (1800000) روپے برائے سال 12-2011 مختص کئے گئے۔ اخراجات تفصیل مندرجہ ذیل ہے:-

اخراجات	فنڈز کی تفصیلات
29062/-	اخراجات 2011-07-1 تا 2011-12-31 ٹی اے، ڈی اے تائیکونڈو کھلاڑی، جو جتسو حافظ آباد ٹیم کی پنجاب میں شمولیت سامان کرکٹ، انڈر 15 سال ٹیبل ٹینس ٹیم
1577567/-	2012-1-1 تا 2012-06-30 اخراجات چیف منسٹر سپورٹس فیسٹول 2012 انعامات کیش پرائیز ٹرافیاں، ٹریک سوٹ، ٹی اے، ڈی اے برائے انٹر ڈسٹرکٹ سکولز، کالجز، گرلز & بوائز اور جنرل پبلک سپورٹس مقابلہ جات، انٹر تحصیل مقابلہ جات انتظامی امور اخراجات، کھیلوں کا سامان ریفریشمنٹ ٹینٹ سروس، بنیرز، فیلکس اور دیگر اخراجات
139550/-	سٹیڈیم کے لئے سامان بحکم جناب ڈی سی او خریدا گیا۔ الیکٹرک گراس کٹنگ مشین، الیکٹرک وائر، دستی گراس کٹنگ مشین 02، مالی اور بیلدار کے متعلقہ سامان (فوارے، بالٹیاں، کسی، کدال وغیرہ
50693/-	ڈی سی او کپ ٹورنامنٹ اور بیڈمنٹن ٹورنامنٹ
1796872/-	کل اخراجات

(تاریخ وصولی جواب 22 جولائی 2015)

ڈی اے پی کھاد کی قیمتوں سے متعلقہ تفصیلات

687: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب میں موجود ایکسپورٹرز نے ڈی اے پی کھاد کی قیمتوں میں ۔/250 روپے فی بوری کا اضافہ کر دیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس وقت صوبہ پنجاب میں ڈی اے پی کھاد کی ایک لاکھ 40 ہزار ٹن ذخائر کی کمی واقع ہو رہی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ کھلی منڈی میں ایکسپورٹرز بلا جواز کمی کا بہانہ بنا کر ۔/250 روپے فی بوری اضافہ کے ساتھ فروخت کر رہے ہیں اور نرخ ۔/3550 کی بجائے ۔/3800 روپے مقرر کر دیا گیا ہے؟

(د) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت کسانوں کو جلد سے جلد ریلیف دینے کے لئے ڈی اے پی کھاد کی قیمتوں میں فوری کمی کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجوہات بیان کی جائیں؟

(تاریخ وصولی 12 مارچ 2015 تاریخ ترسیل 23 مارچ 2015)

جواب

وزیر زراعت

(الف)ڈی اے پی کھاد کی قیمت میں حالیہ یکمشت۔/250روپے فی بوری اضافے کی خبر درست نہ ہے بلکہ یہ اضافہ صرف 50روپے سے100روپے تک ہے۔

(ب) نیشنل فرٹیلائزر ڈویلپمنٹ سنٹرNFDCاسلام آباد کے جاری کردہ اعداد و شمار کے مطابق خریف2015کے آغاز میں ڈی اے پی کے ایک لاکھ53ہزار ٹن ذخائر موجود تھے جو ملکی ضرورت سے ایک لاکھ ٹن زیادہ ہیں۔ لہٰذاDAPکھاد کے ذخائر میں کوئی کمی نہ ہے۔

(ج)ڈی اے پی کھاد کی فراہمی کا زیادہ تر انحصار درآمدات پر ہے لہٰذا اس کی قیمت میں بین الاقوامی منڈی کے اتار چڑھاؤ کے اثرات ناگزیر ہیں۔ فوجی فرٹیلائزر کمپنی۔/3766روپے، اینگرو فرٹیلائزر۔/3760روپے جبکہ دیگر کمپنیاں۔/3680 روپے فی بوری کے حساب سے کسان کوDAPفروخت کر رہی ہیں۔

(د) کھادوں کی قیمتوں کو مناسب سطح پر رکھنے کے لئے ضلع میں موجودDCOصاحبان کی زیر نگرانی محکمہ زراعت کے ڈپٹی کنٹرولر اور اسسٹنٹ کنٹرولر فرٹیلائزرز کام کر رہے ہیں جو کہ ضلع بھر میں کھادوں کے سٹاک کی مانیٹرنگ کرتے ہیں اور ذخیرہ اندوزی/ملاوٹ/مہنگی کھادیں بیچنے والے ڈیلروں کے خلاف قانونی کارروائی کر کے کھادوں کی بروقت دستیابی کو یقینی بناتے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب یکم فروری2016)

ڈسکہ سٹی میں پختہ کھال جات بنوانے سے متعلقہ تفصیلات

693:جناب محمد آصف باجوہ، ایڈووکیٹ: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)پختہ کھال بنوانے کا کیا طریق کار ہے اور کم از کم کتنے رقبہ پر پختہ کھال تعمیر کیا جاتا ہے؟

(ب) کیا محکمہ زراعت از خود بھی گاؤں گاؤں جا کر زمینداروں کو مطلع کرتے ہیں کہ حکومت پنجاب کی سکیم برائے پختہ کھالہ جات شروع ہو چکی ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ زمیندار/کاشتکار فائدہ اٹھا سکیں؟

(تاریخ وصولی12مارچ2015تاریخ ترسیل23مارچ2015)

جواب

وزیر زراعت

(الف) کھال کی کل لمبائی کا30فیصد حصہ پختہ کیا جاتا ہے۔ کھالہ جات کی اصلاح و پختگی کا طریقہ کار اس طرح سے ہے۔

شعبہ اصلاح آبپاشی کا عملہ زیر اصلاح کھال پر ایک انجمن اصلاح آبپاشاں تشکیل دیتا ہے جو کھال کے حصہ داروں پر مشتمل ہوتی ہے۔ جسے اصلاح آبپاشی اور انجمن آبپاشاں آرڈیننس/ایکٹ مجریہ 1981 کے تحت رجسٹرڈ کیا جاتا ہے۔

انجمن آبپاشاں متعلقہ آفیسر (اصلاح آبپاشی) سے ایک تحریری معاہدہ کرتی ہے جس میں محکمہ اور کاشتکاروں کے مابین فرائض اور ذمہ داریوں کا تعین درج ہوتا ہے۔ اس میں رقوم کی ادائیگی سمیت دیگر امور کی تفصیل درج ہوتی ہے۔

اصلاح آبپاشی کا عملہ انجمن آبپاشاں کے تعاون سے متعلقہ کھال کا سروے مکمل کر کے تعمیری لاگت کا تخمینہ تیار کرتا ہے جس کی مشاورتی ادارہ، جو کہ اس وقت نیسپاک (NESPAK) ہے، تصدیق کرتا ہے جبکہ اس کی فنی منظوری مجاز اتھارٹی دیتی ہے۔

انجمن آبپاشاں سرکاری کھال کے پختہ کئے جانے والے حصہ کو چھوڑ کر بقیہ کھال کو گرا دیتی ہے اور کھال کے کناروں سے جملہ جھاڑیاں، سرکنڈہ اور جڑی بوٹیاں صاف کر کے اسے محکمانہ معیار اور تصریحات کے مطابق از سر نو دوبارہ تعمیر کرتی ہے اور پختہ کھال کے لئے بیڈ تیار کرتی ہے۔

کچے کھال کی محکمانہ معیار کے مطابق اصلاح کے بعد اس میں منظور شدہ جگھوں پر پختہ نکے نصب کئے جاتے ہیں اور پلیاں تعمیر کی جاتی ہیں۔

کھال کو منظور شدہ ڈیزائن کے مطابق منتخب جگھوں سے پختہ تعمیر کیا جاتا ہے۔ اصلاح آبپاشی کا عملہ کھال کی تعمیر کے لئے فنی معاونت فراہم کرتا ہے اور کام کے فنی معیار کو قائم رکھنے کے لئے کھال کا معائنہ کرتا رہتا ہے۔ کھال کی معیار اور تصریحات کے مطابق تکمیل کی تصدیق مشاورتی ادارے کے بعد ضلعی افسر (اصلاح آبپاشی) کی رپورٹ کے بعد ہی مصدقہ تسلیم کی جاتی ہے۔

کھال کی پختگی کے لئے مطلوبہ رقم انجمن اصلاح آبپاشاں کے نامزد نمائندگان کے مشترکہ اکاؤنٹ میں تین اقساط میں مندرجہ بالا شرائط پوری کرنے اور ہر مرحلے پر نیسپاک انجینئر کی تصدیق کے بعد جاری کی جاتی ہے۔

تمام تعمیراتی سامان کی خریداری انجمن اصلاح آبپاشاں خود کرتی ہے۔

(ب) جی ہاں! محکمہ زراعت کے شعبہ اصلاح آبپاشی کا عملہ گاؤں گاؤں جاکر حکومت پنجاب کی طرف سے زمینداروں / کاشتکاروں کو دی جانے والی سہولیات / منصوبہ جات کے بارے میں آگاہ کرتے ہیں۔ مزید برآں اخبارات میں منصوبہ جات کی تشہیر کی جاتی ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ زمیندار / کاشتکار فائدہ اٹھا سکیں۔

(تاریخ وصولی جواب یکم فروری 2016)

تحصیل ڈسکہ میں پختہ کھالہ جات سے متعلقہ تفصیلات

694: جناب محمد آصف باجوہ، ایڈووکیٹ: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی 130 تحصیل ڈسکہ میں سال 14-2013 میں کتنے کھالہ جات کہاں کہاں پختہ کئے گئے، ان کی تفصیل دی جائیں؟

(ب) یہ بھی بتایا جائے کہ ہر گاؤں میں مذکورہ عرصہ کے دوران، کتنے کتنے پختہ کھالہ جات تعمیر کئے گئے اور ان پر کتنی رقم خرچ کی گئی؟

(تاریخ وصولی 12 مارچ 2015 تاریخ ترسیل 23 مارچ 2015)

جواب

وزیرزراعت

(الف)مذکورہ حلقہ میں سال 14-2013 میں کل 6 کھالہ جات پختہ کئے گئے ہیں۔ تفصیل اس طرح سے ہے۔

نمبر شمار	کھال نمبر	موضع	خرچ(روپوں میں)
1	6972-R	جادہ	10لاکھ 29 ہزار 430
2	5350-R	گوئندکے	2لاکھ 55ہزار 736
3	11-TW	راجہ گھمان	2لاکھ 50ہزار
4	1154-TW	بوبکانوالہ	2لاکھ 50ہزار
5	272/TW	گوجرہ	2لاکھ 50ہزار
6	366/TW	گوجرہ	2لاکھ 50ہزار

(ب)اس جز کا جواب جز(الف) میں دے دیا گیا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب یکم فروری 2016)

زرعی یونیورسٹی فیصل آد میں داخلہ جات سے متعلقہ تفصیلات

715:جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں سال 15-2014 میں بی ایس اور ایم ایس سی فزکس، کیمسٹری، باٹنی، زوالوجی اور میتھ میں کتنے طلباء کو داخلہ دیا گیا، سبجیکٹ وائز تفصیلات فراہم کی جائیں؟

(ب)ہر مضمون کے لئے کتنے سکشن بنائے گئے ہیں اور سیکشن میں طلباء کی تعداد کیا ہے اس کی تفصیلات فراہم کی جائیں؟

(ج)کیا یونیورسٹیز میں ایک مضمون میں داخلہ کرنے کے لئے طلباء کی تعداد کی کوئی حد مقرر ہے اگر ہے تو وہ کیا ہے؟

(د)کیا ہائرایجوکیشن میں سٹوڈنٹس ٹیچر کے تناسب کے لئے کوئی یارڈسٹک مقرر ہے اگر ہے تو وہ کیا ہے اس کا تناسب کیا ہے؟

(ہ)کیا یہ درست ہے کہ پوسٹ گریجوایشن کلاسز کو پڑھانے کے لئے اساتذہ کا ضروری نہیں تو ترجیحاً پی ایچ ڈی کی ڈگری کا حامل ہونا ضروری ہے کیا زرعی یونیورسٹی میں اس اہم ضرورت کا خیال رکھا گیا ہے؟

(تاریخ وصولی یکم اپریل 2015 تاریخ ترسیل 14 جولائی 2015)

جواب

وزیرزراعت

(الف)زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں سال 15-2014 میں ایم ایس سی فزکس٬کیمسٹری٬باٹنی٬زوالوجی اور میتھ میں درج ذیل تفصلات کے مطابق داخلہ دیا گیا:۔

مضمون	مارننگ پروگرام	ایوننگ پروگرام	ہفتہ وار پروگرام

فزکس	56	368	
کیمسٹری	61	409	
باٹنی	75	147	
زوالوجی	58	414	
میتھ			234

(ب)جہاں تک ہر مضمون کے لئے سیکشن بنانے کا تعلق ہے یہ متعلقہ محکمہ کے کلاس رومز پر منحصر ہے(جیساکہ لیکچر تھیٹر جس میں سیٹوں کی تعداد ۱۰۰سے ۳۰۰ تک ہوتی ہے بڑے کلاس روم میں ۸۰ سے ۱۰۰تک سٹوڈنٹ اور درمیانے کلاس روم میں ۵۰تک سٹوڈنٹ کی گنجائش ہوتی ہے۔

ایم ایس سی فزکس، کیمسٹری، باٹنی، زوالوجی اور ایم ایس سی میتھ کے مضامین میں بنائے گئے سیکشن اور طلبا کی تعداد درج ذیل ہے۔

ایم ایس سی	وقت	سیکشن کی تعداد	طلباء کی تعداد	کل تعداد
فزکس	صبح	1	56	424
	شام	4	87+96+95+90	
کیمسٹری	صبح	2	30+31	470
	شام	3	136+137+136	
باٹنی	صبح	1	75	222
	شام	1	147	
زوالوجی	صبح	2	26+32	472
	شام	6		
میتھ	ہفتہ وار پروگرام	3	76+90+77+58+58+55	234

یہ بات قابل ذکر ہے کہ یونیورسٹی کے پاس لارج لیکچر تھیٹرز ہیں جن میں 100 سے 300 سیٹوں تک کی گنجائش موجود ہے۔ بڑی کلاسیں ان لارج لیکچر تھیٹرز میں آڈیو ویژیول ایڈ (Audio Visual Aid) کے ساتھ لگائی جاتی ہیں۔

(ج)زرعی یونیورسٹی، فیصل آباد کے معاملات زرعی یونیورسٹی ایکٹ 1973ء کے مطابق چلائے جاتے ہیں ایکٹ مذکورہ کی شق نمبر (سی) ۲۷ مطابق طلباء کے ایڈمشن کے متعلقہ معاملات طے کرنے کی مجاز اتھارٹی اکیڈمک کونسل ہے زرعی یونیورسٹی اکیڈمک کونسل ہر سال یونیورسٹی وسائل کو مدنظر رکھتے ہوئے مختلف مضامین میں طلباء کے داخلے کی حد مقرر کرتی ہے۔ زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں ۱۵۔۲۰۱۴ میں جو داخلہ جات ہوئے ان سب کو اکیڈمک کونسل کی منظوری حاصل ہے۔

(د)ہائرایجوکیشن میں پی ایچ ڈی کے لئے سٹوڈنٹس ٹیچر یارڈسٹک مقرر کی ہوئی ہے جو کہ درج ذیل ہے

ایک فل ٹائم فیکلٹی ممبر زیادہ سے زیادہ پانچ یا مخصوص حالات میں ۸ طلباء کو سپر وائز کر سکتا ہے تاہم ایم ایس سی (سولہ سالہ سکولنگ) ڈگری کے طلباء کے لئے کوئی یارڈ سٹک مقرر نہیں۔

(ہ) پوسٹ گریجوایٹ کلاسز کو پڑھانے کے لئے ایم فل اور پی ایچ ڈی کوالفکیشن کے حامل اساتذہ کا ہونا ضروری ہے۔ زرعی یونیورسٹی میں اس اہم ضرورت کا خیال رکھا جاتا ہے اور ایم فل اساتذہ کے ساتھ پی ایچ ڈی اساتذہ ہی پوسٹ گریجوایٹ کورسز پڑھاتے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب یکم فروری 2016)

صوبہ بھر میں زرعی انسٹیٹیوٹ کی ضلع وائز تفصیلات

835: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ پنجاب میں کل کتنے زرعی انسٹیٹیوٹ ہیں اور کن کن اضلاع میں پائے جاتے ہیں؟

(ب) صوبہ پنجاب میں موجود زرعی انسٹیٹیوٹ نے سال 12-2011ء اور 13-2012 اور 14-2013 کے دوران کون کونسی نئی اقسام دریافت کیں۔ ان کے نام اور فوائد کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) سال 14-2013 کے دوران صوبہ پنجاب میں موجود زرعی انسٹی ٹیوٹ کو کل کتنا بجٹ دیا گیا، نیز یہ بجٹ کہاں کہاں پر استعمال ہوا، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) صوبہ پنجاب میں موجود زرعی انسٹیٹیوٹ کو سال 2010 اور 2014 کے دوران کل کتنا بجٹ دیا گیا۔ سال وائز بجٹ کی تفصیل فراہم کی جائے۔

(تاریخ وصولی 13 اپریل 2015 تاریخ ترسیل 4 جون 2015)

جواب

وزیر زراعت

(الف) صوبہ پنجاب میں ریسرچ ونگ، محکمہ زراعت کے زیر انتظام مندرجہ ذیل زرعی انسٹیٹیوٹ کام کر رہے ہیں۔

نمبر شمار	ادارہ کا نام	اضلاع
1	کپاس تحقیقاتی ادارہ، فیصل آباد	فیصل آباد
2	گندم تحقیقاتی ادارہ، فیصل آباد	فیصل آباد
3	دھان تحقیقاتی ادارہ، کالا شاہ کاکو	شیخوپورہ
4	کماد تحقیقاتی ادارہ، فیصل آباد	فیصل آباد
5	زرعی بائیوٹیکنالوجی تحقیقاتی ادارہ، فیصل آباد	فیصل آباد
6	ایگرونومک تحقیقاتی ادارہ، فیصل آباد	فیصل آباد
7	ایرڈزون تحقیقاتی ادارہ، بھکر	بھکر

8	بارانی زرعی تحقیقاتی ادارہ، چکوال	چکوال
9	سٹرس(Citrus) تحقیقاتی ادارہ، سرگودھا	سرگودھا
10	حشریات تحقیقاتی ادارہ، فیصل آباد	فیصل آباد
11	چارہ جات تحقیقاتی ادارہ، سرگودھا	سرگودھا
12	اثمار تحقیقاتی ادارہ، فیصل آباد	فیصل آباد
13	انسٹیٹیوٹ آف سائل کیمسٹری اینڈ انوائرمینٹل سائینسز، فیصل آباد	فیصل آباد
14	مکئی اور باجرہ تحقیقاتی ادارہ، ساہیوال	ساہیوال
15	مینگو تحقیقاتی ادارہ، ملتان	ملتان
16	روغن دار اجناس تحقیقاتی ادارہ، فیصل آباد	فیصل آباد
17	تحفظ نباتات تحقیقاتی ادارہ، فیصل آباد	فیصل آباد
18	بعد از برداشت تحقیقاتی سنٹر، فیصل آباد	فیصل آباد
19	آلو تحقیقاتی ادارہ، ساہیوال	ساہیوال
20	دالیں تحقیقاتی ادارہ، فیصل آباد	فیصل آباد
21	سوائل فرٹیلیٹی سروے اینڈ سوائل ٹیسٹنگ انسٹیٹیوٹ، لاہور	لاہور
22	علاقائی زرعی تحقیقاتی ادارہ، بہاولپور	بہاولپور
23	تحفظ آب و اراضی تحقیقاتی ادارہ، چکوال	چکوال
24	شورزدہ اراضیات تحقیقاتی ادارہ، پنڈی بھٹیاں	حافظ آباد
25	سبزیات تحقیقاتی ادارہ، فیصل آباد	فیصل آباد

زرعی یونیورسٹی سے متعلقہ

زرعی یونیورسٹی کا مین کیمپس فیصل آباد شہر اور دو عدد سب کیمپس ٹوبہ ٹیک سنگھ اور بورے والا ضلع وہاڑی میں واقع ہیں۔اس کے علاوہ بہاؤالدین ذکریا یونیورسٹی ملتان، محمد نواز شریف زرعی یونیورسٹی ملتان، اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور، غازی یونیورسٹی ڈیرہ غازی خاں، بہاؤالدین ذکریا یونیورسٹی ملتان اور اسکا سب کیمپس لیہ، سرگودھا یونیورسٹی، سرگودھا، پیر مہر علی شاہ ایرڈ ایگریکلچری یونیورسٹی راولپنڈی اور اسکا سب کیمپس خوشاب، سنٹرل کاٹن ریسرچ انسٹیٹیوٹ ملتان اور کاٹن ریسرچ اسٹیشن بہاولپور بھی زرعی انسٹیٹیوٹ ہیں۔

(ب)صوبہ پنجاب میں زرعی انسٹیٹیوٹ نے سال 12-2011ء تا 14-2013ء میں جو نئی اقسام دریافت کی ہیں ان کا خلاصہ جات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

زرعی یونیورسٹی سے متعلقہ

زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں سال 2011-12 اور 2012-13 اور 2013-14 کے دوران درج ذیل نئی اقسام دریافت کی گئی:۔

ا۔یو اے ایف۔(زیادہ پیداواری صلاحیت کا ئل سیڈ) پیلی سرسوں ورائٹی۔

یہ قسم یونیورسٹی کے شعبہ پلانٹ بریڈنگ اینڈ جینٹکس نے ایجاد کی ہے اور 40 من فی ایکڑ پیداوار کی حامل ہے۔ جو 100 سے 120 دن میں تیار ہو جاتی ہے۔

۲۔آموں کی زیادہ پیداواری خصوصیت کے پودوں کی شناخت۔ تفصیل (ملحقہ نمبر ۱) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

۳۔گندم کی درج ذیل اقسام جو فارمز فیلڈ لیول تجربات کے لئے منظور ہو چکی ہیں:

الف۔9459 گندم کی یہ قسم بیماریوں کے خلاف قوت مدافعت رکھتی ہے اس کا پودا درمیانے / لمبے قد کا ہوتا ہے۔ فصل ۱۲۵ دن میں تیار ہو جاتی ہے۔ نارمل اور لیٹ دونوں سیزن کے لئے موزوں ہے۔ جبکہ اس کی پیداوار 5500 کلو گرام فی ہیکٹر تک ہے۔ یہ ورائٹی قومی سطح پر تجربے کے لئے منظور ہو چکی ہے۔

ب۔9493 گندم کی یہ قسم بھی بیماریوں کے خلاف قوت مدافعت رکھتی ہے۔ پودا درمیانے / لمبے قد کا ہوتا ہے اور فصل ۱۳۰ دن میں تیار ہو جاتی ہے۔ اور اچھی مقدار میں پیداواری صلاحیت کی حامل ہے۔ اس کی فی ایکڑ پیداوار 6000 کلو گرام تک ہے۔ یہ قسم علاقائی سطح پر تجربات کے لئے منظور ہو چکی ہے۔

ج۔301 گندم کی یہ قسم بھی بیماریوں کے خلاف قوت مدافعت رکھتی ہے اسکا پودا درمیانے / لمبے قد کا ہوتا ہے اور فصل ۱۳۰ دن میں تیار ہو جاتی ہے۔ اس کے دانے کا وزن ۵۸ گرام تک ہو سکتا ہے اور پیداوار ۸۱۵۰ کلو گرام فی ھیکٹر تک ہے۔ یہ ورائٹی بھی علاقائی سطح پر تجربات کے لئے منظور ہو چکی ہے۔

چ۔320 گندم کی یہ قسم کم پیداواری خرچ اور بیماریوں کے خلاف قوت مدافعت رکھتی ہے۔ اور کم دیکھ بھال پر بھی اچھی پیداواری صلاحیت رکھتی ہے۔ اس کے ایک دانے کا وزن ۴۶ گرام تک ہوتا ہے۔ اس کی فی ایکڑ پیداوار 8000 کلو گرام تک ہے۔

۳۔کپاس۔PB899 کپاس کی یہ قسم تحقیقاتی اداروں اور کسانوں کی سطح پر تجربات کے آخری مراحل میں ہے۔

۴۔بھینڈی کی اقسام بھینڈی PB-18 ' بھینڈی PB22 ' بھینڈی PB-24 یہ اقسام زرعی تجربات کے مختلف مراحل میں ہیں۔ اور یہ ییلووین موزیک وائرس کی خلاف قوت مدافعت کی حامل ہیں۔

(ج) سال 2013-14ء کے دوران زرعی تحقیقاتی ادارہ جات کو کل 1 ارب 67 کروڑ 23 لاکھ 27 ہزار 875 روپے کا بجٹ دیا گیا۔ جبکہ 1 ارب 61 کروڑ 94 لاکھ 73 ہزار 183 روپے کا بجٹ خرچ ہوا۔ بجٹ اور خرچہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

بجٹ برائے سال 2013-14

بجٹ تنخواہ (روپے)	بجٹ آپریشنل (روپے)	کل بجٹ (روپے)
1426872800	245455075	1672327875

خرچہ برائے سال 2013-14

بجٹ تنخواہ (روپے)	بجٹ آپریشنل (روپے)	کل بجٹ (روپے)
1386232857	233240326	1619473183

سال 14-2013ء کے دوران زرعی تحقیقاتی ادارہ جات کے خرچہ کی تفصیل مندرجہ ذیل ہیں۔

نمبر شمار	ادارہ کا نام	خرچہ تنخواہ (روپے)	خرچہ آپریشنل (روپے)	کل خرچہ (روپے)
1	کپاس تحقیقاتی ادارہ، فیصل آباد	94895458	18464708	113360166
2	گندم تحقیقاتی ادارہ، فیصل آباد	48683739	1650829	50334568
3	دھان تحقیقاتی ادارہ، کالا شاہ کاکو	45248717	12291833	57540550
4	کماد تحقیقاتی ادارہ، فیصل آباد	53338293	8059333	61397626
5	زرعی بائیوٹیکنالوجی تحقیقاتی ادارہ، فیصل آباد	35338976	7552149	42891125
6	ایگرونومک تحقیقاتی ادارہ، فیصل آباد	99991421	34717841	134709262
7	ایرڈزون تحقیقاتی ادارہ، بھکر	17727050	3758456	21485506
8	بارانی زرعی تحقیقاتی ادارہ، چکوال	85147609	10021342	95168951
9	سٹرس (Citrus) تحقیقاتی ادارہ، سرگودھا	32493015	5577271	38070286
10	حشریات تحقیقاتی ادارہ، فیصل آباد	57379688	6164275	63543963
11	چارہ جات تحقیقاتی ادارہ، سرگودھا	83895399	12967945	96863344
12	اثمار تحقیقاتی ادارہ، فیصل آباد	65824065	13014067	78838132
13	انسٹیٹیوٹ آف سائل کیمسٹری اینڈ انوائرمینٹل سائینسز، فیصل آباد	67657480	12807446	80464926
14	مکئی اور باجرہ تحقیقاتی ادارہ، ساہیوال	62021581	8696007	70717588
15	مینگو تحقیقاتی ادارہ، ملتان	7724858	692640	8417498
16	روغن دار اجناس تحقیقاتی ادارہ، فیصل آباد	57581973	7387846	64969819
17	تحفظ نباتات تحقیقاتی ادارہ، فیصل آباد	57801908	8838374	66640282
18	بعد از برداشت تحقیقاتی سنٹر، فیصل آباد	36212680	6193763	42406443
19	آلو تحقیقاتی ادارہ، ساہیوال	12265822	3119552	15385374
20	دالیں تحقیقاتی ادارہ، فیصل آباد	41943370	3371390	45314760
21	سوائل فرٹیلیٹی سروے اینڈ سوائل ٹیسٹنگ انسٹیٹیوٹ، لاہور	170827211	24067607	194894818

51788171	6404543	45383628	علاقائی زرعی تحقیقاتی ادارہ، بہاولپور	22
33508931	3044128	30464803	تحفظ آب واراضی تحقیقاتی ادارہ، چکوال	23
36731981	8493148	28238833	شورزدہ اراضیات تحقیقاتی ادارہ، پنڈی بھٹیاں	24
54029113	5883833	48145280	سبزیات تحقیقاتی ادارہ، فیصل آباد	25

زرعی یونیورسٹی سے متعلقہ

یو اے ایف سب کیمپس بورے والا (وہاڑی) کی تعمیر کے لئے سال 14-2013 کے دوران 100,220,000 روپے دیئے گئے جن میں سے 97,662,552 روپے خرچ ہوگئے۔

(د) زرعی تحقیقاتی ادارہ جات کو 2010ء تا 2014ء تک دیے گئے بجٹ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

کل بجٹ (روپے)	بجٹ آپریشنل (روپے)	بجٹ تنخواہ (روپے)	سال
1090423860	112770400	977653460	2010-11
1277422000	141662900	1135759100	2011-12
1534573000	173455200	1361117800	2012-13
1672327875	245455075	1426872800	2013-14

زرعی یونیورسٹی سے متعلقہ

زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کو سال 2010 تا 2014 کے دوران درج ذیل بجٹ دیا گیا جس کی تفصیل ملحقہ نمبر ۲ میں دی گئی ہے۔

- # ترقیاتی مد میں دیئے گئے 249,944,000 روپے
- # خرچ 247,362,895 روپے
- # غیر ترقیاتی مد میں دیئے گئے 128,350,00 روپے
- # خرچ 124,131,701 روپے

(تاریخ وصولی جواب یکم فروری 2016)

بہاولنگر: مارکیٹ کمیٹی فورٹ عباس کی آمدن و اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

974: جناب محمد نعیم انور: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مارکیٹ کمیٹی فورٹ عباس کی آمدن اور اخراجات سال 14-2013 اور 15-2014 کی تفصیلات سے آگاہ کریں؟

(ب) مارکیٹ کمیٹی نے ان دو سالوں میں کتنی رقم کس کس منصوبے پر خرچ کی؟

(ج) کتنی رقم سرکاری گاڑیوں پر اور کتنی رقم ملازمین کی تنخواہوں اور ٹی اے / ڈی اے پر خرچ ہوئی؟

(تاریخ وصولی 13 جون 2015 تاریخ ترسیل 30 جون 2015)

جواب

وزیر زراعت

(الف)مارکیٹ کمیٹی فورٹ عباس کی سال 14-2013 کی آمدن اور اخراجات کی تفصیل(روپوں میں)اس طرح سے ہے۔

آمدن 14-2013

لائسنس فیس	مارکیٹ فیس	کرایہ	ریٹ لسٹ	متفرق آمدن	میزان
10لاکھ 51ہزار 933	25لاکھ 54ہزار 444	1لاکھ 72ہزار 863	1لاکھ 62ہزار	16لاکھ 87ہزار 743	56لاکھ 29ہزار 16

اخراجات 14-2013

تنخواہ	ٹی اے	پنشن	کنٹیجنسی	ترقیاتی کام	متفرق	سہولیات	ٹیکس	میزان
22لاکھ 98 ہزار733	1لاکھ 39 ہزار733	8لاکھ 41 ہزار52	14لاکھ 94ہزار 372	2لاکھ 74ہزار 434	2لاکھ 24 ہزار40	4 لاکھ 1ہزار 600	20ہزار 16	56لاکھ 48ہزار 280

مارکیٹ کمیٹی فورٹ عباس کی سال 15-2014 کی آمدن اور اخراجات کی تفصیل(روپوں میں)اس طرح سے ہے۔

آمدن 15-2014

لائسنس فیس	مارکیٹ فیس	کرایہ	ریٹ لسٹ	متفرق آمدن	میزان
10لاکھ 78ہزار 750	29لاکھ 15ہزار 673	20لاکھ 92ہزار 259	1لاکھ 58ہزار	17لاکھ 41ہزار 743	61لاکھ 3ہزار 425

اخراجات 15-2014

تنخواہ	ٹی اے	پنشن	کنٹیجنسی	ترقیاتی کام	متفرق	سہولیات	ٹیکس	میزان
25لاکھ 30ہزار 372	1لاکھ 71 ہزار872	8لاکھ 50 ہزار55	18لاکھ 43ہزار 22	48ہزار 980	1لاکھ 72ہزار 120	4لاکھ 313	41 ہزار706	61لاکھ 53ہزار 350

(ب)مارکیٹ کمیٹی نے مذکورہ دو سالوں میں جن منصوبوں پر رقم خرچ کی اس کی تفصیل(روپوں میں)اس طرح سے ہے۔

نام منصوبہ	سال	خرچ
1۔توسیع گیٹ غلہ منڈی فورٹ عباس	14-2013	1لاکھ 8ہزار 101
2۔سیوریج سسٹم غلہ منڈی کھچی والا	14-2013	1لاکھ 19ہزار 333
3۔انتظام نکاسی آب سیوریج غلہ منڈی کھچی والا	15-2014	35ہزار

(ج)مذکورہ سالوں میں تنخواہوں،ٹی اے/ڈی اے اور سرکاری گاڑیوں پر خرچ کی تفصیل(روپوں میں)اس طرح سے ہے۔

تنخواہ 14-2013	ٹی اے/ڈی اے 14-2013	پٹرول، موبائل، سروس وغیرہ 14-2013
22لاکھ 98ہزار 733	1لاکھ 39ہزار 733	2لاکھ 24ہزار 440

پٹرول، موبائل، سروس وغیرہ 15-2014	ٹی اے/ڈی اے 15-2014	تنخواہ 15-2014
1لاکھ 72ہزار 140	1لاکھ 71ہزار 852	25لاکھ 30ہزار 372

(تاریخ وصولی جواب یکم فروری 2016)

مارکیٹ کمیٹی فورٹ عباس کی سڑکوں، سیوریج اور پھڑ کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ اقدامات

976: جناب محمد نعیم انور: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مارکیٹ کمیٹی فورٹ عباس کے زیر انتظام کچھی والا، مروٹ، فورٹ عباس غلہ منڈی کی سڑکیں، سیوریج اور پھڑ مکمل ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں؟

(ب) مذکورہ غلہ منڈیوں کی سڑکوں، سیوریج اور پھڑ کی تعمیر و مرمت کا کام آخری مرتبہ کب ہوا اور اس پر کتنے اخراجات آئے، علیحدہ علیحدہ تفصیل بتائیں؟

(ج) کیا محکمہ مذکورہ غلہ منڈیوں کی سڑکیں، سیوریج اور پھڑ وغیرہ کی تعمیر و مرمت کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک، نہیں تو کیا وجوہات ہیں۔

(تاریخ وصولی 13 جون 2015 تاریخ ترسیل 30 جون 2015)

جواب

وزیر زراعت

(الف) 1۔ غلہ منڈی فورٹ عباس کی سڑکیں واقع ہی ٹوٹی ہوئی ہیں کیونکہ غلہ منڈی ہذا سال 1927 کی بنی ہوئی ہے اور غلہ منڈی کے ارد گرد اونچی سڑک بننے کی وجہ سے غلہ منڈی میں پانی کھڑا ہو جاتا ہے اور حالیہ بارشوں کی وجہ سے ان کی حالت زیادہ خراب ہوئی ہے لیکن اس کے باوجود قابل استعمال ہیں غلہ منڈی کا مین پھڑ قابل استعمال ہے۔

2۔ غلہ منڈی مروٹ کی سڑکیں ٹھیک ہیں اور سیوریج کا انتظام بھی بہتر ہے اور پھڑ قابل ریپئر ہے لیکن قابل استعمال بھی ہے۔

3۔ غلہ منڈی کچھی والا کی سڑکوں کی حالت بہتر ہے وہاں مارکیٹ کمیٹی نے مسجد و لیٹرین کے پانی کی نکاسی کا انتظام خود کیا ہوا ہے کیونکہ شہر میں ٹی ایم اے کی کوئی سیوریج لائن یا سسٹم نہ ہے۔ غلہ منڈی ہذا کے پھڑ کی حالت بھی کافی بہتر ہے۔

(ب) مذکورہ غلہ منڈی کی سڑکوں، سیوریج اور پھڑ کی تعمیر و مرمت، سال اور اخراجات کی تفصیل اس طرح سے ہے۔

اخراجات (روپوں میں	سال	نام منڈی/تعمیر/مرمت
1لاکھ 35ہزار 199	2003-04	1۔ ریپئر سڑک غلہ منڈی فورٹ عباس
4لاکھ 90ہزار	2004-05	2۔ تعمیر سڑکیں غلہ منڈی مروٹ
2لاکھ	2004-05	3۔ تعمیر سیوریج لائن غلہ منڈی مروٹ
2لاکھ 1ہزار 446	2007-08	4۔ ریپئر سڑکیں غلہ منڈی کچھی والا

(ج) مارکیٹ کمیٹی فورٹ عباس غلہ منڈیوں میں مذکورہ کام کروانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ تاہم سال 1996 سے مروجہ شیڈول مارکیٹ فیس سے ہونے والی آمدن سے صرف مارکیٹ کمیٹی ملازمین کی تنخواہ اور کنٹیجنسی بلوں کے اخراجات بمشکل پورا کر رہی

ہے جس وجہ سے ترقیاتی کاموں کے لئے مارکیٹ کمیٹی کے پاس فنڈز دستیاب نہ ہو رہے ہیں اور اسی وجہ سے منڈیوں میں ترقیاتی کام التوا کا شکار ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب یکم فروری 2016)

فیصل آباد ڈویژن میں محکمہ زراعت کے فارم سے متعلقہ تفصیلات

1000: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) فیصل آباد ڈویژن میں محکمہ زراعت کے کون کونسے فارم ہیں اور کہاں کہاں واقع ہیں اور ہر فارم کا رقبہ کتنا ہے، تفصیلات فراہم کریں؟

(ب) ان فارموں پر کس کس فصل پر ریسرچ کی جاتی ہے اور اس ریسرچ کے 2005 سے اب تک کے نتائج کیا ہیں؟

(ج) ان فارموں کی کارکردگی کون چیک کرتا ہے اور کارکردگی کا جائزہ کس طریق کار کے تحت لیا جاتا ہے؟

(تاریخ وصولی 26 جون 2015 تاریخ ترسیل 31 جولائی 2015)

جواب

وزیر زراعت

(الف) فیصل آباد ڈویژن میں محکمہ زراعت 2 شعبہ جات کے کل 29 فارم ہیں۔ جن میں شعبہ ریسرچ کے 27 اور شعبہ توسیع کے 2 فارم شامل ہیں۔ جائے مقام اور فارموں کے رقبہ کی تفصیل (Annuxure-I) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) شعبہ ریسرچ کے 27 فارموں پر مختلف فصلات جیسا کہ کپاس، گندم، کماد، سبزیات، دالیں، روغندار اجناس، چارہ جات، مکئی اور مختلف پھلوں پر ریسرچ کی جاتی ہے۔ اس ریسرچ کے نتیجہ میں 2005 سے اب تک مختلف فصلات کی مندرجہ ذیل اقسام دریافت کی گئیں۔ جن کی بدولت کسانوں کی فی ایکڑ پیداوار میں اضافہ ہوا اور معاشی وسائل بہتر ہوئے۔

نمبر شمار	فصل کا نام	اقسام کی کل تعداد
1	کپاس	05
2	گندم	08
3	کماد	05
4	دالیں	05
5	سبزیات	11
6	روغندار اجناس	05
7	چارہ جات	04
8	مکئی	01

ان اقسام کی تفصیل اور ان سے حاصل ہونے والے فوائد (Annuxure-II) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

شعبہ توسیع کے 2 فارموں پر ریسرچ نہیں ہوتی بلکہ ان فارموں پر فصلات کی منظور شدہ اقسام کا بیج تیار کیا جاتا ہے جو کاشتکاروں کے لئے پنجاب سیڈ کارپوریشن کو مہیا کیا جاتا ہے۔

(ج)ان فارموں کی کارکردگی متعلقہ ڈائریکٹر صاحبان چیک کرتے ہیں۔ وہ اپنے ماتحت عملہ کو صورتحال کے مطابق ہدایات جاری کرتے رہتے ہیں۔ ہر سال ان فارموں پر ڈائریکٹر جنرل ایگری (ریسرچ) کے زیر سایہ سالانہ ریسرچ پلان کی میٹنگ ہوتی جس میں تمام متعلقہ صاحبان موجود ہوتے ہیں اور اس میں پورے سال کے ریسرچ کے اہداف کا تعین کیا جاتا ہے۔ جس کی روشنی میں ان فارموں کی ماہانہ اور سالانہ کارکردگی پر رپورٹس مرتب کی جاتی ہیں جو کہ مسلسل ڈائریکٹر جنرل ایگری (ریسرچ) کو ارسال کی جاتی ہیں جن کا ڈائریکٹر جنرل ایگری (ریسرچ) بغور مشاہدہ کرتے ہیں۔ مزید برآں ڈائریکٹر جنرل ایگری (ریسرچ) ان فارموں کا وقتاً فوقتاً دورہ کر کے کارکردگی کا تقابلی جائزہ لیتے رہتے ہیں اور ضروری ہدایات متعلقہ ڈائریکٹر صاحبان کو جاری کرتے رہتے ہیں تاکہ تحقیق کے اہداف باآسانی حاصل کیے جاسکیں۔ اس کے علاوہ وزیر زراعت اور سیکرٹری زراعت بھی ان فارموں کا دورہ کرتے ہیں اور ریسرچ کی رفتار اور تفصیلات سے آگاہ ہوتے ہیں۔

<u>(تاریخ وصولی جواب یکم فروری 2016)</u>

<u>سب کیمپس زرعی یونیورسٹی ٹوبہ ٹیک سنگھ سے متعلقہ تفصیلات</u>

1001: **<u>جناب امجد علی جاوید</u>**: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)سب کیمپس زرعی یونیورسٹی ٹوبہ ٹیک سنگھ کا قیام کس سال عمل میں آیا؟

(ب)سب کیمپس زرعی یونیورسٹی ٹوبہ ٹیک سنگھ قیام اور تعمیر پر اب تک کتنے اخراجات ہو چکے ہیں اور اس کا کتنے فی کام مکمل ہو چکا ہے؟

(ج)سب کیمپس زرعی یونیورسٹی ٹوبہ ٹیک سنگھ میں عملے اور سٹاف کی کتنی اسامیاں ہیں، تفصیل دیں؟

(د)سب کیمپس زرعی یونیورسٹی ٹوبہ ٹیک سنگھ کے لئے سال 16-2015 کے لئے کتنا بجٹ مختص کیا گیا ہے؟

(ہ)کیا یہ درست ہے کہ سال 2015 تک سب کیمپس زرعی یونیورسٹی ٹوبہ ٹیک سنگھ میں تمام ڈسپلن میں طلباء کی کل تعداد 181 ہے؟

(تاریخ وصولی 26 جون 2015 تاریخ ترسیل 31 جولائی 2015)

جواب

وزیر زراعت

(الف)سب کیمپس زرعی یونیورسٹی ٹوبہ ٹیک سنگھ کا قیام 05 جون 2005 کو عمل میں آیا۔

(ب)سب کیمپس زرعی یونیورسٹی ٹوبہ ٹیک سنگھ کے قیام اور تعمیر پر اب تک 205.170 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں اور اس کا 40 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے۔

(ج)سب کیمپس زرعی یونیورسٹی ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ سٹاف کی آسامیاں اس طرح سے ہیں۔

نان ٹیچنگ	=	62
ٹیچنگ	=	20

کل آسامیاں = 82

مندرجہ بالا اسامیوں کی تفصیل ملحقہ نمبر 1 اور 2 ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) سب کیمپس زرعی یونیورسٹی ٹوبہ ٹیک سنگھ کے لئے سال 16-2015 کی بجٹ تفصیل اس طرح سے ہے۔

ملازمین سے متعلقہ اخراجات	=	32.481 (ملین روپے)
دیگر اخراجات	=	3.967 (ملین روپے)
کل اخراجات	=	36.448 (ملین روپے)

(ہ) یہ درست ہے کہ سال 2015 سب کیمپس زرعی یونیورسٹی ٹوبہ ٹیک سنگھ میں تمام ڈسپلن میں طلباء کی تعداد 181 ہے۔ جس کی تفصیل اس طرح سے ہے۔

-1	بی ایس سی (آنرز)	135
-2	بی ایس سی (آنرز) ہوم اکنامکس	09
-3	بیچلر آف ایجوکیشن (بی ایڈ)	15
-4	ڈپلومہ ان پولٹری سائنس	22

	کل تعداد	181

(تاریخ وصولی جواب یکم فروری 2016)

لاہور — رائے ممتاز حسین بابر

یکم فروری 2016ء — سیکرٹری